رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ :-

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۳۰

# اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلّم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ، ۱۰ــــے

عام خریداران سے ، عـــہ

، ششماہی ۲/

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - ۲ر

## اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

---

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

(۵۶۱)

امرتسر ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۶ مئی ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

## فہرست مضامین

نظم (اخبار اہلحدیث کی شان میں) - - صـ۱
انتخاب الاخبار - - - - - صـ۱
نماز سید المرسلین بجواب صلوٰۃ المرسلین صـ۳
یادگار مرزا (قادیانی مشن) - - - صـ۵
قادیانیوں کے حق میں جرمن شاعر - - صـ۶
مسئلہ حیات مسیح میں مرزائیوں کا شرمناک مغالطہ صـ۸
مدرسہ دار السلام عمر آباد کی تعلیمی حالت - صـ۱۰
مولانا سیالکوٹی امرتسر میں - - - صـ۱۱
ایک نوٹس متعلقہ تقلید اور اس کا جواب - صـ۱۲
فتاوے - - - - - صـ۱۳
متفرقات - - - - - صـ۱۴
علی گڑھ صـ۱۵ - اشتہارات

یادگار مرزا
۲۶ مئی یوم وفات مرزا

## اخبار "اہلحدیث" کی شان میں

(از مولوی عبد الغفار صاحب انصاری غفار جنیدپوری)

میں وصف کیا بیاں کروں اہلحدیث کا
کیا مرتبہ ہے دیکھنا اہلحدیث کا

اہلحدیث کیا ہے عطر گلاب ہے
کیا گلعذار پرچہ ہے اہلحدیث کا

کیا ہی زمیں ہے وہ بھی جس میں ثنا بسے
پرچہ جہاں سے نکلا اہلحدیث کا

جو دیکھتے ہیں اس کو وہ خوش نصیب ہیں
کیا پر فضا ہے پرچہ اہلحدیث کا

میری یہ التجا ہے اہل حدیث سے
پڑھتے رہیں یہ پرچہ اہلحدیث کا

ہے التجا یہ تجھ سے غفار کی خدایا
قائم سدا ہو پرچہ اہلحدیث کا

NATIONAL MUSLIM ... (stamp)

تفسیر بالرائے — اردو زبان میں حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری کی تازہ تصنیف - جلد منگوا کر پڑھیں - قیمت ۸ر علاوہ محصول

ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر میں باہتمام پوروحشا عطاء اللہ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر سے شائع ہوا

# انتخاب الاخبار

۲۲ مئی ۱۹۳۹ء

—— بلدیہ امرتسر نے جو رزولیوشن سکھوں کے حقوق کے متعلق حال ہی میں پاس کیا ہے۔ اگر اس پر نظر ثانی نہ کی گئی تو سکھ ممبروں کے ساتھ ہندو ممبر بھی مستعفی ہوجائیں گے۔

—— امرتسر میں ۲۰ مئی کو حسب اعلان عنایت اللہ خان مشرقی، امرتسر کے خاکساروں نے بعد نماز عشاء بیرون ہال دروازہ مظاہرہ کیا اور شاہ البانیہ کے ہاتھ سے سلطنت چلے جانے پر اظہار افسوس کیا گیا۔

—— امرتسر میونسپل کانگرس پارٹی نے غازی عبدالرحمٰن لیڈر پارٹی مذکور کے خلاف عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ان کی جگہ نیا لیڈر منتخب کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

—— امرتسر ۲۱ مئی پرنس ہوٹل میں ایک ہندو لڑکا قتل کیا گیا۔ جس کی تفصیل یوں معلوم ہوئی ہے کہ بازار کرموں ڈیوڑھی میں ایک خوش پوش نوجوان ایک ہندو بزاز کی دکان پر کار سے اُترا اور قیمتی پارچات دیکھنے کی فرمائش کرکے ظاہر کیا کہ اپنا ایک ملازم ساتھ کردیجئے میں پردہ نشین عورتوں کو پسند کراکر کپڑا خرید لونگا مالک دکان نے ایک لڑکا ساتھ کردیا۔ اسی طرح شریف بوٹ ہاؤس کٹڑہ جیمل سنگھ سے بھی چند جوڑے بوٹ اور ایک مسلم ملازم کار میں بٹھاکر پرنس ہوٹل میں لے گیا۔ وہاں جاکر دونوں لڑکوں کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے۔ ہندو لڑکے کے شور مچانے پر اسے چھری سے قتل کردیا۔ مسلم لڑکا بھاگ کر کوتوالی آگیا۔ پولیس کے وہاں پہنچنے تک ملزم مع مال اسباب فرار ہوگیا۔

—— لاہور میں دو ماہ سے کسانوں کی طرف سے سول نافرمانی بدستور جاری ہے۔ اس میں تقریباً چھ سو کسان گرفتار ہوچکے ہیں۔

—— لاہور کے خاکروبوں نے ایڈمنسٹریٹر بلدیہ لاہور کے روبرو اپنے چند مطالبات پیش کرکے الٹی میٹم دیا تھا کہ اگر یہ مطالبات ۲۰ مئی تک منظور نہ کئے گئے۔ تو ۲۱ مئی سے وہ ہڑتال کردینگے چنانچہ مطالبات نامنظور ہونے کے باعث تمام خاکروبوں نے ۲۱ مئی کو ہڑتال کردی۔ کئی جگہ مظاہرہ کرنے والوں پر پولیس نے لاٹھی چارج بھی کیا اور کئی ایک گرفتاریاں بھی ہوئیں۔

—— جالندھر کی مقامی جیل میں قیدیوں کی تفریح کے لئے ریڈیو لگائے جانے کا فیصلہ ہوا ہے۔ نیز بالغ قیدیوں کی تعلیم کے لئے ایک استاد بھی منظور ہوا ہے۔

—— ڈاکٹر سیف الدین کچلو نے حصار پولٹیکل کانفرنس میں دوران تقریر میں کہا کہ فرقہ پرست مسلمان لیڈر مسلمانوں کو کمزور اور بزدل بنا رہے ہیں۔

—— ریلوے کیرج شاپ لاہور میں پٹرول کا ایک ٹینک پھٹ جانے سے دو رنگساز (ایک ہندو ایک مسلم) مرگئے۔

## پہلے اسے پڑھئے

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر حساب دوستاں درج ہے جس میں ان خریداروں کے نمبر خریداری درج ہیں۔ جن کی قیمت اخبار یا میعاد مہلت ماہ جون میں ختم ہے مہربانی فرما کر سب سے پہلے

**ایک نظر**

اسے ملاحظہ فرمالیں۔　　(نیاز مند۔ منیجر)

—— حکومت پنجاب نے گزشتہ چند ماہ کے اندر قحط زدہ علاقوں میں امدادی کام کے لئے ½ ۱ کروڑ روپیہ تقسیم کیا ہے۔

—— حکومت ہند مرکزی اسمبلی کے ممبروں کے الاؤنس میں کمی کرنے پر غور کر رہی ہے۔

—— پشاور کی جامع مسجد میں بیس ہزار پٹھانوں کے مجمع میں ایک پٹھان نے دوران تقریر میں کہا کہ اگر ہندوؤں نے حیدرآباد ایجی ٹیشن بند نہ کی تو سرحد سے تمام ہندوؤں اور سکھوں کو نکال دیا جائیگا۔

—— دربار راجکوٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ سخت گیرانہ قوانین جو چند ماہ سے نافذ کئے گئے تھے۔ منسوخ کئے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں ضبط شدہ جائدادیں واپس کردی جائیں گی۔

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب صنعتی سکیموں پر خرچ کرنے کے لئے ایک کروڑ روپیہ قرضہ لینا چاہتی ہے

—— معاصر ام القریٰ (مکہ مکرمہ) اپنی اشاعت ۱۴ اپریل میں رقمطراز ہے کہ گذشتہ تین دنوں میں نجد و حجاز میں خاصی بارش ہوئی۔ تمام نالے بہ نکلے، تالاب بھر گئے۔ کئی دن تک راستے بھی بند رہے۔ اسکے پیش نظر خیال کیا جاتا ہے کہ امسال فصلیں اچھی ہونگی۔

—— حکومت ترکیہ نے ریلوے انجن اور ڈبے بنانے کے لئے برطانوی فرموں کو پانچ لاکھ پاؤنڈ کا آرڈر دیا ہے۔

—— ڈنزگ ۲۱ مئی کی خبر ہے کہ جرمنی ہجوم نے پولینڈ کے کسٹم ہاؤس پر حملہ کرکے عمارت مسمار کردی۔

—— ملک معظم نے اٹاوہ میں اپنی ایک تقریر کے دوران میں فرمایا کہ آزادی کے بغیر دیرپا امن نہیں ہوسکتا اور امن کے بغیر آزادی دیرپا نہیں رہ سکتی۔

—— سندھ گورنمنٹ نے اوم منڈلی کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔

—— گورنر بمبئی کے حکم کے مطابق یکم اگست سے گورنمنٹ ہاؤس میں شراب کے قطعی طور پر استعمال کی اجازت نہیں ہوگی۔

**میرا لڑکا عبدالحکیم** عمر اٹھارہ سال۔ قد لمبا۔ رنگ گورا۔ منہ پر کیل نکلے ہوئے جو ٹرنک سازی کا کام بخوبی جانتا ہے اور شاعر بھی ہے۔ تخلص نادم ہے۔ پونے دو ماہ سے گھر سے غیرحاضر ہے۔ جس کی وجہ سے میں خود بوجہ ضعیف العمری اور اسکی والدہ بیحد پریشان ہیں۔ کسی صاحب کو اگر عبدالحکیم ملے۔ یا کوئی صاحب شہ ٹرنکوں کے کارخانوں میں تلاش کریں۔ اگر مل جائے تو مجھے اطلاع دیں۔ اگر وہ خود اس نوٹ کو پڑھ لے تو بہت جلد گھر چلا آئے۔ (مرقومہ محمد بخش دریائی باف نواں کوٹ کوچہ ۳ بائیں طرف بیرون دروازہ لاہوری امرتسر)

نوٹ: محمد بخش مذکور ہمارا پرانا واقف ہے اپنے لڑکے کی جدائی میں بیمار ہے۔ امید ہے ناظرین اس کار خیر میں توجہ فرمائیں گے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

شائع کردہ کتب ... مذاہب پر متعدد کتب (۵۲۳) مذہب اہل حدیث کو برحق ثابت کیا ہے ... (منیجر)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم


# اہلحدیث

۶۔ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ


# نماز سیّد المرسلین

بجواب

## رسالہ صلوٰۃ المرسلین

(۴)

اس سلسلہ کے تین نمبر گذر چکے ہیں۔ آج چوتھا نمبر درج ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ مصنف نے نماز میں بالعموم قرآن خوانی کی اجازت نہیں دی۔ بلکہ اس مطلب کے لئے چند آیات کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں :-

"اب لیجئے عام قرآن کی تلاوت کو جو مروجہ نماز کے قیام میں الحمد شریف کے بعد فرض سمجھی جاتی ہے مسلمان کہتے ہیں کہ عام قرآن نماز میں پڑھے جانے کا حکم قرآن ہی میں موجود ہے۔ اس لئے ہم عام قرآن نماز میں پڑھتے ہیں۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ اگر عام قرآن نماز میں پڑھنا صحیح ہے۔ تو ان کے پاس حسب ذیل اعتراضات کا کیا جواب ہے ؟"

(صلوٰۃ المرسلین صفحہ ۲۱)

ہاں صاحب ہم آپ کے اعتراضات سننے کے مشتاق ہیں اور جواب دینے کے لئے بے تاب۔ بہرحال آپ کا پہلا اعتراض یہ ہے :-

"اول یہ کہ مسلمانوں کی ایک ایسی نماز باجماعت جس میں کم ازکم چار ہزار آدمی شریک ہوں کسطرح واقعی نماز کہی جاسکتی ہے۔ جبکہ نمازیوں میں سے نصف آدمی بھی امام کی آواز نہیں سن سکتے۔

ظاہر ہے کہ ایسی بڑی جماعت کے وقت کل مسلمان شیعہ ہوں یا سنی۔ خارجی ہوں یا وہابی۔ چکڑالوی ہوں یا اہل حدیث۔ اپنے اپنے عقیدے کے مطابق ہرگز نماز ادا نہیں کرسکیں گے سوائے اس کے کہ اتنے بڑے گروہ کی دس بیس جماعتیں بنا کر علیحدہ علیحدہ اماموں کی ماتحتی میں دیدی جائیں اور کوئی صورت ہی نہیں جس سے کل مسلمانوں تک تلاوت قرآن کی آواز پہنچائی جاسکے۔ لیکن قرآن میں ایسی جماعتیں قائم کرنے کا اور اس طرح علیحدہ اماموں کی ماتحتی میں صلوٰۃ ادا کرنے کا کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ نیز ایسی جماعتیں قائم کر کے علیحدہ علیحدہ نماز ادا کرنا بھی باعث طوالت اور زیادہ وقت صرف ہونے کا موجب ہوگا۔ اور وحدت اور اتحاد کا مقصد بھی فنا ہوجائیگا۔ اب اگر کوئی صاحب یہ کہیں کہ زمانہ حال میں ریڈیو کے ذریعہ امام کی آواز ہر نمازی سن سکتا ہے تو ان کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ قرآن اور مذہب اسلام کا ہر مسئلہ کسی خاص وقت یا ملک کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ اور ریڈیو کی ایجاد زمانہ حال سے تعلق رکھتی ہے۔ پس ریڈیو اس مصیبت کا دائمی حل نہیں ہوسکتا۔ اس کا حل تو صرف یہی ہوسکتا ہے کہ قرآن کی مقررشدہ آیات جن میں حمد۔ دعا اور تسبیح ہو صلوٰۃ میں پڑھی جائیں جن کو ہر مصلی امام کے ساتھ ساتھ امام کے پیچھے پیچھے ہر صورت میں پڑھ سکے گا۔ پھر نہ کسی جماعت کے شریک کرنے کی ضرورت ہوگی نہ کسی علیحدہ امام کی"

(رسالہ مذکور صفحہ ۲۲)

**اہلحدیث** معلوم نہیں کہ معترض کے دل میں کیا مضمون ہے جو ان کے الفاظ میں ادا نہیں ہوسکا۔ کوئی پوچھے کہ جو کچھ آپ نے کہا ہے اس پر نہ ہمارا عمل ہے نہ آپ کا۔ نہ یہ قرآن کا حکم ہے۔ پھر اعتراض کیا؟ ہاں آپ نے یہ کمال کیا کہ اشکال بھی خود ہی پیدا کیا اور اس کا حل بھی خود ہی تجویز کیا جو قابل مضحکہ ہے۔

سب اعتراضوں کا جواب یہ ہے کہ ہم نماز میں بحالت قیام قرآن مجید پڑھتے ہیں ہمارا امام بھی پڑھتا ہے۔ مگر اس پڑھنے سے کسی کو سنانا اصل مقصود نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ سری نمازوں میں نہ مقتدی لوگ بلند آواز سے پڑھتے ہیں نہ ان کے امام۔ پھر اعتراض کیا ہوا؟

آپ نے حل میں یہ بتایا ہے کہ ہر نمازی حمد و دعا کی آیات امام کے ساتھ ساتھ پڑھتا جائے۔ یہی ہمارا مذہب ہے۔ بس آپ کا سارا تار و پود بکھر گیا۔ آئندہ سوچ سمجھ کر اعتراض کیا کریں۔ آپ کا دوسرا اعتراض یہ ہے

"دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

(الف) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ (پ ۵ ع ۴) ترجمہ :- اے ایمان والو مت نزدیک جاؤ صلوٰۃ (نماز) کے جبکہ تم بے ہوشی یا جہالت میں ہو یہاں تک کہ سمجھو جو کچھ تم کہو۔

(ب) فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ (پ ۳۰ ع ۳۲) ترجمہ :- پس خرابی ہے واسطے ان صلوٰۃ (نماز) ادا کرنے والوں کے جو اپنی صلوٰۃ (نماز)

بے خبر ہیں وہ بھی دکھلاوا کرتے ہیں۔

محمد اللہ تعالیٰ کا یہ منشا ہے کہ ہر نمازی اپنی نماز میں کچھ زبان سے بھی کہے اور اُس کو سمجھتا بھی جائے ایسا نہ کرے کہ دکھاوے کے طور پر پڑھ لے اور اپنی زبان سے کہے کی کچھ خبر نہ ہو۔" (رسالہ مذکور صہ ۲۲)

**اہلحدیث** ناظرین آپ ہی بتائیے کہ یہ کیا سوال ہے ہم کب کہتے ہیں کہ کوئی نمازی گونگا بہرا ہو کر نماز پڑھے البتہ یہ کہتے ہیں کہ آپ نے آیت مرقومہ حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ الآیہ کا مطلب نہیں سمجھا۔ کیونکہ اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ بحالت نشہ نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرو جب تک کہ تم اپنی کہی ہوئی بات کو جان نہ لو کہ کیا کہا ہے یہ معنی نہیں کہ نماز کے اندر جو الفاظ پڑھتے ہو جب تک ان کا مطلب سمجھ میں نہ آئے نماز نہ پڑھو۔ انی ھذا من ذالک۔

**نوٹ** ہم تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے علاوہ قرآن مجید ہر جگہ سے نماز میں پڑھ سکتے ہیں۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے۔ اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتَابِ ۔ یعنی جو وحی بصورت کتاب (قرآن) تم پر نازل ہوئی ہے اس کو پڑھا کرو۔ یہ آیت بمو جب ابدا ثابت کرتی ہے کہ نماز میں تلاوت قرآن ہر جگہ سے کر سکتے ہو یہاں تک کہ دوزخیوں کا باہمی کلام بھی بحیثیت وحی قرآن پڑھ لیں تو بھی نماز جائز ہے۔ اسی لئے اس آیت کے ساتھ ارشاد ہے وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ بھی ملحق ہے۔ ہمارے دعوے کی دلیل تو یہ قرآنی آیت موجود ہے۔ اب معترض صاحب کی سنئے۔ آپ لکھتے ہیں کہ:-

"اگر عام قرآن پڑھنا صحیح بھی مان لیا جائے تو حسب ذیل مشکلات کا سامنا ضرور کرنا پڑیگا۔

(الف) امام حافظ اور عالم ہو تاکہ جہاں سے جی چاہے قرآن پڑھے اور سمجھے بھی ضرور۔

(ب) نمازی سب عالم ہوں تاکہ قرآن کی عربی زبان سمجھتے جائیں۔ لیکن یہ بات ناممکن ہے کہ دنیا کے چوالیس کروڑ مسلمان عربی دان بن جائیں۔ یہاں تو امام بھی عربی دان نہیں ملتے چہ جائیکہ کل مسلمان عربی کے عالم بن جائیں۔ اب صرف ایک طریقہ رہ جاتا ہے۔ وہ یہ کہ امام صاحب قرآن شریف ہاتھ میں لیکر مع ترجمہ کے سناتے جائیں۔ اور اگر نمازیوں کو کوئی اعتراض یا شک رفع کرنا ہو تو وہ بھی اُسی حالت میں رفع کرتے جائیں۔ گویا یہ مسجد نہیں۔ مدرسہ ہو اللہ تعالیٰ نے ایسا طریقہ نماز کا نہیں بتلایا۔"

(رسالہ مذکور صہ ۲۳)

**اہلحدیث** معلوم نہیں کہ ضمن الف میں آپ نے کیا سوال کیا ہے۔ حافظ ہو یا غیر حافظ۔ عالم ہو یا جاہل قرآن مجید کہیں سے پڑھ لے بہرحال نماز جائز ہے۔ باقی ضمن ب میں جو کچھ آپ نے لکھا ہے یہ سب آپ کی ایجادات ہیں۔ خدا جانے یہ آپ کو کہاں تک پہنچائینگی نہ ان کو قرآن کی کسی آیت سے تعلق ہے نہ ہمارے عمل سے بلکہ یہ آپ کا ایک ذہنی تصور ہے جو بار بار مختلف صورتوں میں ظہور کر رہا ہے۔ لطف یہ ہے کہ ایک طرف مصنف رسالہ یہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ امام قرآن ہاتھ میں لے کر پڑھتا جائے جو ہمارا عمل نہیں۔ پھر خود ہی اس کو رد بھی کرتے ہیں (بہت اچھا!) لیکن خدارا کوئی ہمیں بتائے کہ ہمارے عمل پر اعتراض کیا ہے؟

اس کے آگے تیسرا اعتراض آپ نے آیت فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ پر کیا ہے جس سے ہم نے استدلال نہیں کیا اس لئے ہم اس کے جواب دہ نہیں ہیں۔

"چوتھے یہ کہ جب عام قرآن پڑھنے ہی کی اجازت ہے تو پھر کوئی مخصوص عبارت مثلاً الحمد شریف۔ سبحان اللہ۔ درود وغیرہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ قیام۔ رکوع۔ سجود۔ قومہ۔ جلسہ۔ سب میں عام قرآن ہی پڑھنا چاہئے۔"

(صفحہ ۲۵)

**اہلحدیث** سورہ الحمد کا تعین خود قرآن سے ثابت ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ وَ لَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ وہی سات آیتیں الحمد شریف کی ہیں۔ جن کو ہم بحکم رسالت نماز میں پڑھتے ہیں اور سُبْحَانَ پڑھنا بھی قرآن سے ثابت ہے کیونکہ امر کا صیغہ سَبِّحْ قرآن میں آیا ہے اور لغت کی مشہور کتاب قاموس میں لکھا ہے سَبَّحَ تَسْبِیْحًا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۔ سَبَّحَ ماضی کا ترجمہ قال ماضی سے کیا گیا ہے۔ سَبِّحْ امر کا صیغہ ہے اس کی تعبیر قُلْ سُبْحَانَ اللّٰہ سے ہوگی جسے ماننے کے لئے ہم مامور ہیں۔

آگے پانچواں نمبر بہت مزیدار ہے۔ ناظرین اُسے پڑھیں اور اہل قرآن کی بے بسی کا اندازہ کریں۔

"پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وَ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا وَّ اَنَّہٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ یَدْعُوْہُ (پ ۲۹ ع)

ترجمہ:- اور بے شک مسجدیں (یا نمازیں) واسطے اللہ کے ہیں پس مت پکارو یا دعا کرو سوائے اللہ کے کسی ایک کو (بیچ ان مسجدوں یا نمازوں کے) اور یہ کہ جس وقت قیام کرتا ہے بندہ اللہ کا یعنی محمد تو پکارتا یا دعا کرتا ہے اللہ سے۔

فرمان مندرجہ بالا میں یہ بات قطعی ثابت ہے کہ مسجدوں یا نمازوں میں اللہ کے ساتھ کسی کو بھی نہیں پکارنا چاہئے اور جب رسول کریم سلام علیہ صلوٰۃ میں قیام کرتے تھے تو صرف محض اللہ ہی کو پکارتے یا دعا کرتے تھے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نماز میں عام قرآن پڑھنے والے حضرات جب یہ تلاوت فرماتے ہیں کہ یَآ اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۔ ترجمہ:- اے کپڑا اوڑھنے والے۔ یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو۔ یَآ اَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ۔ ترجمہ۔ اے کافرو۔ یَا اِبْلِیْسُ ۔ ترجمہ۔ اے شیطان۔ یَآ اَیُّهَا الْمُنٰفِقِیْنَ ۔ ترجمہ۔ اے منافقو۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر کو پکارنا ہوا یا نہیں نیز یہ کہ جب قرآن کریم سے یہ بات ثابت ہے کہ رسول پاک جب کبھی قیام میں کھڑے ہوتے تھے تو اللہ سے دعائیں کرتے تھے تو یہ قیام میں عام قرآن پڑھنا کس کی سنت ہے۔"

(رسالہ مذکور صہ ۲۶)

**نقض اجمالی** ناظرین کرام ذرہ غور فرمائیں کہ غیر خدا کو پکارنا جیسا نماز میں ممنوع ہے ایسا ہی نماز کے باہر بھی ممنوع ہے۔ ملاحظہ ہو آیہ کریمہ:-

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ ۔ (پ ۱۱ - ع ۱۴)

ahmadimuslim.de

اس آیت کے علاوہ دوسری بیسیوں آیات میں خدا کے سوا کسی اور کو پکارنا صریح طور پر منع کیا گیا ہے۔ بقول معترض صاحب یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ۔ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وغیرہ آیات نماز میں پڑھنا اس لئے ممنوع ہیں کہ ان کے پڑھنے میں خدا کے سوا دوسروں کو پکارنا لازم آتا ہے۔ اگر یہی بات ہے تو بیرون نماز بھی ان کا پڑھنا ممنوع ہونا چاہئے۔ کیونکہ ان کے پڑھنے سے شرک لازم آئیگا۔ جو کسی جگہ بھی جائز نہیں۔

کیا آپ (اہل قرآن) تلاوت کلام اللہ کرتے ہوئے اس قسم کی آیات کو چھوڑ جاتے ہیں۔ اگر چھوڑ جاتے ہیں تو یاد رکھئے خدا کی وعید

اَلَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ (پ ۱۴ ع ۶)

آپ پر صادق آئیگی۔

حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی آیات کا پڑھنا آیت مانعہ (فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا) کے تحت نہیں آتا۔ کیونکہ اس سے مراد ایسی دعا ہے جو خدا سے کی جاتی ہے۔ آپ کی ممنوعہ آیات میں ایسا مفہوم نہیں ہے۔ یہ محض آپ کا تحکم اور بے جا تعصب ہے جس سے آپ کا مافی الضمیر ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو سنت نبوی یا سیرت رسالت سے کہاں تک رنج یا بے تعلقی ہے۔

"چھٹے یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ (پ ۱۸ ع ۱) (ترجمہ) نجات پائیں گے وہ مومن لوگ جو اپنی صلوٰۃ میں عاجزی کرتے ہیں" ظاہر ہے کہ عاجزی بغیر کسی التجا کے پیدا نہیں ہو سکتی اور جب نماز میں التجا نہیں وہ نماز درست نہیں پس نماز میں عام قرآن پڑھنے پڑھانے والے حضرات نجات کے مستحق نہیں ہو سکتے۔" (صفحہ ۲۶)

**اہلحدیث** اس نمبر کا جواب بھی بجز افسوس کے ہم کیا دیں۔ ناظرین کرام! ہم علیٰ وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ آریہ مصنفوں کو قرآن مجید سے اتنی عداوت اور دشمنی نہیں ہے جتنی کہ ان لوگوں کو حدیث نبوی سے ہے۔

آریہ لوگ قرآن مجید کے معنی از خود فرض کر لیتے ہیں وہ پھر اس پر اعتراض جماتے ہیں۔ یعنی وہ بناء الفاسد علی الفاسد کے اصول پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان لوگوں کی عادت ہے۔ حدیث نبوی کی تردید کے واسطے گویا ادھار کھائے ہوئے ہیں۔ بھلا غور فرمائیے کہ خاشعین کے لفظ سے جو نتیجہ معترض نے نکالا ہے وہ کہاں تک صحیح ہے۔ حالانکہ خاشعین کی تفسیر خود قرآن مجید میں آچکی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِیْنَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّھِمْ (پ ۱ ع ۵)

یعنی خاشعین وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی ملاقات پر اعتقاد رکھتے ہیں"

اس تعریف کے لحاظ سے ہر نمازی خاشع ہے چاہے وہ خدا سے التجا کرے یا اس کی تعریف کرے۔ علاوہ اس کے ہماری نماز التجا سے خالی کہاں ہے؟ سورہ فاتحہ خود التجا ہے۔ التحیات بھی التجا ہے۔ درود بھی التجا ہے اس کے بعد کی دعا بھی التجا ہے۔ بہرحال خاشعین کے معنی کچھ بھی ہوں ہمارے خلاف نہیں۔ ہاں صحیح معنی وہی ہیں جو خود قرآن مجید نے بتائے ہیں۔ آگے آپ فرماتے ہیں:۔

"ساتویں یہ کہ خداوند کریم احکم الحاکمین کے حضور میں دست بستہ کھڑے ہو کر اور الحمد شریف جیسے تعریف کرنے کے بعد یہ کہنا کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یعنی تو کہہ وہ اللہ ایک ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نماز میں عام قرآن پڑھنے والے حضرات خدا کو بھی ایک خدا سمجھتے ہیں۔ اگر سمجھتے نہیں تو کہتے ضرور ہیں اور نہ سمجھنا تو خرابی لائے گا ہی۔ لیکن خدا کا خدا بتلانا یہ ڈبل خرابی کا باعث ہے۔ نیز یہ کہنا کہ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ تحقیق ہم نے دی تجھ کو کوثر خود بندہ خدا کا محتاج اس پر یہ کمال کہ ہم نے دی تجھ کو کوثر۔ یہ نماز کیونکر مقبول ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر کوئی نمازی خدا کے حضور میں یہاں سے قرآن پڑھنا شروع کرے کہ تو کو معلوم ہے میری بیویاں حق کی نیز کو دے چکا ہے"

تو یہ کیسا مضحکہ خیز واقعہ ہے کہ سمجھنے والے کو تو خجالت اور ندامت سے ڈوب مرنا چاہئے۔ اور نہ سمجھنے والا تو نماز کے پاس ہی نہ جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہم پیشتر تحریر کر چکے ہیں" (صفحہ ۲۶)

**اہلحدیث** اس کا جواب ہم دے چکے ہیں کہ نماز میں قرآن پڑھنا بطور تلاوت کے ہے جو ارشاد خداوندی اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتَابِ کے ماتحت واجب ہے۔ قرآنی ارشاد کے مقابلے میں کسی بندے کی ایچا پیچی ہم نہیں سن سکتے۔

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ جیسی آیات سب ما اوحی الیک من الکتاب میں داخل ہیں۔ اس لئے ہم ان کی تلاوت کرنے کے لئے مامور ہیں کسی کو مجال نہیں کہ ہم کو روک سکے۔ غضب ہے کہ ہم اپنے عمل کی تائید میں قرآنی آیات پیش کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہمیں زبانی جمع خرچ سنایا جاتا ہے۔

**ناظرین کرام!** مندرجہ ذیل عبارت میں مصنف اہل قرآن نے شیعوں کی تبرہ بازی کی پوری نقل اتاری ہے۔ ہمارے قول کی تصدیق اس کی اپنی عبارت میں مل سکتی ہے۔ جو یہ ہے:۔

"الحمد اللہ صلوٰۃ کی کیا درگت بنی ہے۔ الامان۔ الحفیظ۔ یہ خدا کی بتائی ہوئی رسول پاک کی استعمال کی ہوئی صلوٰۃ کیسے ہو سکتی ہے۔ کہ اس پر کئے ہوئے اعتراضات کا کوئی جواب ہی بن نہیں پڑتا۔ نہ معلوم ہمارے مسلمان بھائی کب تک نماز کے بہانے اللہ تعالیٰ کے حضور میں مذاق کرتے رہیں گے۔ خدا جلد ہدایت دے" (رسالہ کو صفحہ ۲۴)

**اہلحدیث** اس سے اگلی عبارت بہت ہی دل آزار ہے اس لئے ہم اس کو بادل نخواستہ بھی نقل نہیں کر سکتے نمونہ کے طور پر منقولہ بالا اقتباس ہی کافی ہے۔ جو ان کے اخلاق و عادات کا آئینہ دار ہے۔ مصنف نے اپنے زعم میں جن اعتراضات کا جواب کیا ہے ان کے جواب سے ہم بحمد اللہ فارغ ہو چکے ہیں۔ اس رسالہ کا پہلا حصہ تو ہماری نماز کے متعلق اعتراضات پر ہے۔

سلہ افسوس ہے ان لوگوں پر جنہوں نے قرآن کو [illegible]

ahmadimuslim.de

# قادیانی مشن

# یادگار مرزا

آج کل قوموں میں یہ دستور ہوگیا ہے کہ اپنے بزرگوں کی یادگار قائم رکھتے ہیں۔ بعض دفعہ جلسے بھی کرتے ہیں۔ ان جلسوں میں ان کی سوانحعمریاں بیان کرتے ہیں۔ قادیانی امت نے اس طریق کو ادھورا اختیار کیا ہے۔ ادھورا اس لئے ہے کہ مرزا صاحب کی زندگی کے واقعات سارے بیان نہیں کرتے۔ خاصکر وہ واقعات جو ان کی صداقت کے لئے معیار کا کام دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک واقعہ آخری فیصلہ ہے۔ اس کو مرزا صاحب نے خود اپنے نام سے شائع کیا تھا اور تمام اپنوں بیگانوں کو اس کے نتیجہ کے انتظار کا حکم دیا تھا۔ امت مرزائیہ اس واقعہ کو تازہ رکھنے کی بجائے مٹانا چاہتی ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ ان کے مٹانے سے یہ مٹ نہیں سکتا کیونکہ یہ خدائی فیصلہ ہے جو مرزا صاحب کے لئے محک صداقت ہے۔

**احمدی ممبرو!** مرزا صاحب کے تبرکات جمع کرنے میں یہاں تک اہتمام کرتے ہو کہ کسی منی آرڈر فارم کے کوپن پر انکے دستخط ہوں وہ بھی طلب کرتے ہو۔ مگر جس تحریر کو انہوں نے خدائی فیصلہ قرار دیا تھا اُسے نظر انداز کرتے ہو۔

تمہاری مثال ان بوالہوسوں کی سی ہے جو محبت رسالت میں آپ کا اسم شریف سُن کر ہاتھوں کے انگوٹھے چوم لیتے ہیں مگر اتباع سنت کرنے سے گھبراتے ہیں۔ یہ طریق کار صادق عاشقوں کا نہیں ہوتا بلکہ بوالہوسوں کا ہوتا ہے پس ہم تمہیں مخلصانہ مشورہ دیتے ہیں کہ جناب مرزا صاحب متوفی کے فیصلہ کو حقیقی فیصلہ سمجھیں ورنہ یہ آیت

فماذا بعد الحق الا الضلال

تمہارے حق میں صادق آئے گی۔

چونکہ ۲۶ مئی کو مرزا صاحب کا انتقال ہوا تھا اور یہ پرچہ (اہلحدیث) بھی ۲۶ مئی کو شائع ہوگا۔ اس توافق کے لحاظ سے اس کا نام یادگار مرزا تجویز ہوا ہے اس یادگار کو قائم رکھنے کے لئے آخری فیصلے کی اشاعت کرنا سب سے بہترین طریقہ ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب کے انتقال پر مرزا غالب مرحوم کا یہ شعر بہت موزوں ثابت ہوا تھا ؎

وحشت و شیفتہ اب مرثیہ کہویں شاید
مرگیا غالب آشفتہ نوا کہتے ہیں

اس یادگار کے متعلق ہمارے دوست دفتی عبداللہ صاحب ثالث معمار) نے ایک مضمون لکھا ہے جو درج ذیل ہے:-

## "قادیانیوں کے حق میں جرمن شعاع"

یعنی

## آخری فیصلہ

برادران! اگرچہ قادیانی بنادٹی نبوت کو درہم برہم کرنے کے لئے بیسیوں ایسے وزنی حربے ہیں جو توپ و بم تیر و تفنگ کا حکم رکھتے ہیں۔ مگر میں اپنے سولہ سال کے وسیع مطالعہ اور تقریباً دس سالہ مناظرانہ تجربہ کی بنا پر حلفیہ شہادت دیتا ہوں کہ قادیانی افواج کو شکست دینے کے لئے "آخری فیصلہ" وہ آسمانی اور لاثانی حربہ ہے جسے اگر سائنس کی موجودہ اختراعات میں سے "شعاع موت" جیسی مہلک ترین ایجاد کا ظل و بروز، مثیل و مشابہ قرار دیا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔

مرزائیوں کی کثیر تعداد اور میلوں میں پھیلی ہوئی پلٹنیں خواہ فولادی لباسوں میں ملبوس و محفوظ کیوں نہ کھڑی ہوں۔ آپ کا صرف ایک سپاہی ہی انہیں نابود کر دینے کے لئے کافی ہے۔ اس کا صرف اتنا ہی کام ہے کہ اس آسمانی "شعاع موت" کا رخ ادھر پھیر کر صرف ایک جھلک لشکر اعداء پر ڈال دے پھر دیکھیں کہ قادیانی فوج اصحاب فیل کی طرح کیسے طرح بھسم ہوجاتی ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ اس شعاع آسمانی کا مصالحہ آپ کے پاس ہو اور طریق استعمال سے واقفیت ہو۔ چنانچہ ناظرین کے استحضار کے لئے ہم پوری عبارت آخری فیصلہ کی نقل کرتے ہیں۔ وھو ہذا:-

"مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم

یَسْتَنْبِئُوْنَکَ اَحَقٌّ ھُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علٰی من اتبع الہدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ "اہلحدیث" میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہوجاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہوجاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ

کہ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے۔ جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشین گوئی نہیں۔ بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے۔ جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین

میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی۔ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہیں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما لیس لک بہ علم پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین آمین۔ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم :- عبد اللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود
عافاہ اللہ و اید

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ - ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء

**معمار امرتسری** | مرزائی اصحاب کی طرف سے اس "فیصلہ مرزا" پر یہ عذرات پیش کئے جاتے ہیں کہ "آخری فیصلہ اس گفتگوئے مباہلہ کی ایک کڑی ہے جو مدت سے مولوی ثناء اللہ صاحب اور مرزا غلام احمد صاحب کے درمیان ہو رہی تھی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے خود اس تحریر کو مباہلہ لکھا ہے۔ جیسا کہ وہ "مرقع قادیانی" ماہ جون ۱۹۰۷ء میں راقم ہیں کہ کرشن قادیانی نے میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا تھا۔ مگر مباہلہ فریقین کی منظوری کے بعد موثر ہوتا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کو منظور نہ کیا تھا؟

**معمار** | وہ مباہلہ جس کے بارے میں مرزا صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے درمیان عرصہ سے گفت و شنید ہو رہی تھی وہ تو اشتہار آخری فیصلہ سے قریباً ۱۲ یوم پیشتر ہی منفصل ہو چکا تھا۔ خود مرزا صاحب لکھ دیا تھا کہ یہ مباہلہ (آج سے قریباً دو ماہ بعد) "حقیقۃ الوحی" کتاب چھپنے پر کیا جائیگا۔ ملاحظہ ہو اخبار بدر مورخہ ۴ اپریل ۱۹۰۷ء۔

"حقیقۃ الوحی" ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی تھی اور اشتہار "آخری فیصلہ" حقیقۃ الوحی سے ایک ماہ پہلے یعنی ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا گیا۔ ولہذا اس اشتہار کو اس "مباہلہ" سے جوڑنا اس مقولہ کا مصداق ہے۔

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا
بھان متی نے کنبہ جوڑا

اشتہار آخری فیصلہ کے سابقہ زیر بحث "مباہلہ" سے متعلق نہ ہونے پر ایک ناقابل رد دلیل یہ بھی ہے کہ جب اشتہار آخری فیصلہ سے ایک ماہ بعد کتاب "حقیقۃ الوحی" شائع ہوئی تو مولانا فاتح قادیان نے مرزا جی کے نام ایک خط روانہ کیا کہ حسب وعدہ خود آپ کتاب حقیقۃ الوحی مجھے بھیجیں تاکہ میں اس مباہلہ کی تیاری کروں۔ اس کے جواب میں اخبار بدر ۱۳ جون ۱۹۰۷ء میں لکھا گیا کہ

"مشیت ایزدی نے آپ کو (اب) دوسری راہ پکڑا (ہے کہ) حضرت حجۃ اللہ (مرزا صاحب) کے قلب میں آپ کے واسطے ایک دعا کی تحریک کر کے فیصلہ کا ایک اور طریق اختیار کیا اس واسطے (اس سابقہ) مباہلہ کے ساتھ جو اور شروط تھے وہ سب کے سب بوجہ نہ قرار پانے مباہلہ کے منسوخ ہوئے لہذا (اب) آپ کی طرف کتاب بھیجنے کی ضرورت نہ رہی۔"

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیں کہ یہ تحریر اشتہار "آخری فیصلہ" سے ایک ماہ بعد کی ہے۔ جس میں نہ صرف یہ کہ سابقہ "مباہلہ" کو منسوخ قرار دیا گیا ہے بلکہ یہ بھی تصریح ہے کہ آخری فیصلہ صرف ایک دعا ہے جو حسب

تحریک ختم کردی گئی ہے اور کافی وافی ہے۔ اس خط سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب نے جو اس خط سے پہلے اشتہار آخری فیصلہ کو خلاف قرآن اور خلاف سنت انبیاء ثابت کرکے اسے فیصلہ کن ماننے سے انکار کیا تھا۔ اس انکار ثنائی کا آخری فیصلہ پر کوئی اثر نہیں۔ مرزا صاحب انکار ثنائی کے بعد بھی اسے فیصلہ کن قرار دیتے ہیں۔

اور بات بھی حق ہے کہ اقرار یا انکار کا اثر مباہلہ سے وابستہ ہوتا ہے اور یہ تو ایک "محض دعا" ہے جس کا قبول کرنا نہ کرنا خدا کے اختیار میں تھا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ بقول مرزا صاحب ان کی یہ دعا خدا قبول بھی کرچکا تھا۔ ملاحظہ ہو اخبار بدر ۲۵-اپریل ۱۹۰۷ء

رہ گیا مرزائیوں کا یہ عذر کہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس اشتہار کو مباہلہ کہا ہے۔ سو جواباً عرض ہے کہ مرزا جی کا یہ قاعدہ بھی تھا کہ وہ یکطرفہ دعاؤں کو مباہلہ کہا کرتے تھے۔ جیسا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری کی یکطرفہ دعا کو مباہلہ قرار دیا۔ (نزول المسیح ص۳۱) اس قاعدہ کی رو سے مرزا صاحب اور مرزائیوں نے اس دعا کو مباہلہ کہہ کر باوجود ثنائی انکار کے بھی بحال رکھا۔ (ملاحظہ ہو مرزا صاحب کا اشتہار تبصرہ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۱۰ ص۲۵)

اور اسی قاعدہ کو ملحوظ رکھ کر مولانا ثناء اللہ صاحب نے الزامی طور پر مباہلہ لکھا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا کہ

"مرزا صاحب کو میرے حق میں دعا بد
کئے ہوئے جس کو وہ اور اس کے دام افتادہ
مباہلہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں ایک سال
سے کچھ روز زیادہ گذر گئے ہیں۔"

(مرقع قادیانی ماہ جون ۱۹۰۸ء ص۱۹)

اس بیان سے صاف واضح ہے کہ مولانا صاحب تحقیقی طور پر اسے مباہلہ نہیں، بددعا سمجھتے تھے لیکن بطور الزام اسے مباہلہ بھی کہا۔ مرزائی صاحبان اپنے مسیح موعود کی سنت کے تحت ان الفاظ کو تو چھوڑ دیتے ہیں مگر پہلی سطور کو پیش کرکے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ دیکھو خود مولوی ثناء اللہ نے اشتہار آخری فیصلہ

کو مباہلہ لکھا ہے۔ آہ! لم تلبسون الحق بالباطل۔ [illegible]

## ایک اور واضح بیان

مولانا ثناء اللہ صاحب کا ایک اور بیان سنئے:-

"چونکہ مرزا اور مرزا کی اندھی تقلید میں
مرزائیوں نے اس (آخری فیصلہ) کا نام
مباہلہ رکھا۔ دیکھو تبصرہ ص۲۔ اس لئے
میں نے بھی اس کو کہیں کہیں مباہلہ کہہ دیا
ہوگا ورنہ دراصل مباہلہ نہیں۔ بددعا ہے۔"

(مرقع قادیانی بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۸ء ص۲۴)

اس تحریر نے تو روز روشن کی طرح عیاں کردیا کہ مولوی صاحب کا مباہلہ کہنا محض الزامی رنگ میں تھا۔ ورنہ اصل میں ایک دعا ہے جسے بقول مرزا صاحب خدا قبول کرچکا ہے۔ لہٰذا مرزائی صاحبان کے جملہ عذرات قطعاً باطل ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی اپنی دعا کے پورے پورے مصداق ہیں جو انہوں نے اشتہار آخری فیصلہ میں بدیں الفاظ "خدا تعالیٰ سے مانگی تھی کہ

"اے میرے مالک اگر یہ دعویٰ مسیح موعود
ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے
اور میں تیری نظر میں مفسد کذاب ہوں
تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا
کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی
زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے
ان کو اور ان کی جماعت (خاکسار معمار
امرتسری) کو خوش کردے۔ آمین!"

(اشتہار آخری فیصلہ ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء)

حاصل یہ کہ مرزا جی کا یہ آخری فیصلہ ہر لحاظ سے مرزائی مشن کے حق میں آسمانی شعاع موت کا حکم رکھتا ہے۔

پس ہمارے احباب کو چاہئے کہ جہاں تہاں مرزائیوں کو اس آسمانی حربے سے تباہ و نابود کریں۔ اگر یہ عذر ہو کہ ہمارے پاس آخری فیصلہ کے متعلق میدان بحث میں حوالہ جات دکھلانے کے لئے اخبار و رسائل نہیں ہیں تو میں آپ کو خوشخبری سناتا ہوں کہ مرقع قادیانی بابت ماہ جون و اکتوبر ۱۹۰۸ء نیز قادیانی اخبار "بدر" مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء و ۱۳ جون ۱۹۰۸ء جن کے اس

مضمون میں میں نے حوالے پیش کئے ہیں سکہ بند اندر بے میرے پاس موجود ہیں۔ آپ بذریعہ پیسہ خواک درخواستیں بھیجکر منگوالیں۔ چونکہ مرقع قادیانی کے تقریباً تقریباً پانچ پانچ نسخے ہیں اور "بدر" ۲۵ اپریل و ۱۳ جون ۱۹۰۸ء کا تو صرف ایک ایک پرچہ موجود ہے۔ اندریں صورت آپ کی درخواستیں حضرت مولانا فاتح قادیان کے روبرو پیش ہونگی سو وہ جن اصحاب کا نام منتخب فرمائیں گے ان کو اطلاع دیکر ان سے بمعہ محصول ڈاک ایک روپیہ منگوا کر مذکورہ بالا پرچہ جات انہیں بھیجدیئے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

اسلام کے مبلغ و مناظر حضرات درخواست بھیجنے میں جلدی کریں ؎ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

خادم ـ محمد عبداللہ معمار امرتسر کٹڑہ کرم سنگھ

---

پچھلے دنوں دہلی میں مرزائیوں کے ساتھ مسئلہ حیات مسیح پر مناظرہ ہوا۔ چند دن بعد مرزائیوں نے اپنی فتح جتانے کے لئے ایک اشتہار شائع کیا۔ تو وہاں کے ایک غیور و مخلص نوجوان امرتسری حال وارد دہلی نے وہ اشتہار برائے جواب امرتسر بھیجا۔ چنانچہ بذریعہ مکتوب قلمی جو مضمون روانہ کیا گیا۔ اس مضمون کو صاحب موصوف نے بصورت اشتہار شائع کیا جس کی ایک نقل امرتسر بھی بھیجی جو درج ذیل ہے:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

؎ ابن مریم زندہ ہے حق کی قسم
آسمان ثانی پہ ہے وہ محترم

# مسئلہ حیات مسیح میں مرزائیوں کا شرمناک مغالطہ

ہمارے دہلوی احباب نے ہمارے پاس مرزائیوں کا ایک اشتہار جس کا عنوان ہے "حیات مسیح کا مسئلہ اہلحدیث کی فتح" بغرض جواب کے لئے بھیجا ہے۔ اس اشتہار میں راقم مضمون مولوی عمر الدین صاحب مرزائی مبلغ نے لکھا ہے کہ [illegible] ۲۵ [illegible] دہلی میں مولانا [illegible]

فیصلہ مرزا ۔ آخری فیصلہ پر مرزائیوں کے دس اعتراضات (۵،۸) کا جواب ۔ [illegible] ۔ اکتوبر ۔ [illegible]

آ تا ہے جیسا حدیث کے ساتھ ہوا تھا۔ اس میں ہم کو شاندار فتح حاصل ہوئی ہے۔ ہم اس معاملہ میں بوجہ غیر حاضر ہونے کے اگرچہ کوئی قطعی فیصلہ نہیں کہہ سکتے تاہم اپنے تجربات کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ مرزائی اصحاب عموماً اپنی شکست کو فتح کے نام ظاہر کیا کرتے ہیں اس لئے اس جگہ بھی یہی ہوا ہوگا۔ رہ گیا نفس مضمون اور مرزائی مطالبہ کی حقیقت۔ سو اس کے متعلق ہم بلاخوف تردید کہتے ہیں کہ مرزائی مناظر نے کمال درجہ کی دھوکہ دہی سے کام لیا ہے۔ اور اپنے مسیح موعود کی سنت پر پورا پورا عمل کیا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کی عادت شریفہ تھی کہ وہ عموماً اسی قسم کے ایچ پیچ کیا کرتے تھے۔ مثال کے لئے ان کی کتاب ازالہ اوہام ص۱۸۶ طبع اول ص۵۴ طبع سوم ملاحظہ کریں۔ جہاں مرزاجی نے اپنی جائے سکونت کو اپنے نام کے ساتھ شامل کر کے لکھا ہے کہ خدا نے میرے دل میں ڈالا ہے کہ

"اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔" (جل جلالہ)

ہندو مسلم سکھ عیسائی دوستو! کہہ دو غلام احمد کی جے۔ برادران! دیکھئے۔ کس قدر چالاکی سے کام لیا ہے کہ اپنے نام کے ساتھ اپنی جائے پیدائش "قادیان" کی قید لگا دی ہے۔ مطلب مرزاجی کا یہ تھا کہ اول تو قادیان نام کا گاؤں دنیا میں ہوگا ہی نہیں۔ اگر ہو بھی تو کیا ضرور ہے کہ اس میں کوئی غلام احمد نام کا آدمی بھی موجود ہو اور پھر وہ میری طرح اپنے نام کے ساتھ اپنے گاؤں کا دم چھلا لگا کر "غلام احمد قادیانی" کہلاتا ہو۔ آہ۔ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم . . . . فاصنع ماشئت۔

بعینہٖ یہی چال اس جگہ مرزائیوں نے اختیار کی ہے ملاحظہ ہو۔ مرزائی مشتہر لکھتا ہے :۔

"اگر قرآن مجید، احادیث یا لغت عرب سے یہ ثابت کر دیا جائے کہ لفظ توفی کے معنی سوائے موت یا قبض روح کے کچھ اور بھی ہوتے ہیں جبکہ یہ لفظ باب تفعل سے ہو اور فاعل اللہ تعالیٰ ہو اور مفعول بہ انسان ہو اور کوئی قرینہ صارفہ موجود نہ ہو تو ایسا ثابت کرنے والے کو مبلغ پانسو روپیہ انعام دیئے جائینگے"۔

جواباً گذارش ہے کہ لفظ توفی کے متعلق جو شرائط اور قیود مرزائیوں نے لگائے ہیں۔ عربی کتب گرامر میں ان شرائط کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ مرزائی لوگ ہم سے اس قسم کے مطالبات کرنے سے پہلے خود اپنے پیش کردہ شرائط و قیود کا پتہ کسی معتبر کتاب لغت سے بتائیں۔ ورنہ یہی سمجھا جائیگا کہ "غلام احمد قادیانی" الہامی نام کی طرح یہ بھی ایک پُرپیچ مغالطہ ہے۔

ہمارا یہ اعتراض ایسا وزنی ہے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اس کی اہمیت کو محسوس کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس کا جواب بایں الفاظ دیا ہے کہ :۔

"درباره لفظ توفی اتفاق اہل لغت برہمیں قاعدہ مستمرہ است کہ چوں در عبارتے فاعل ایں لفظ خدا باشد و مفعول بہ انسان دراں صورت معنی توفی در میرانیدن محصور خواہد بود و بجز میرانیدن و قبض روح معنی دیگر در آنجا ہرگز نخواہد بود"

(اشتہار مرزا موسومہ واجب الاظہار)

ناظرین کرام۔ بالخصوص ہمارے مخاطب مرزائی اصحاب بغور ملاحظہ کریں کہ اس عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی نے لفظ توفی سے متعلقہ قیود کا حوالہ "اتفاق اہل لغت" پیش کیا ہے۔ (بہت خوب)

اب ہماری گذارش صرف یہ ہے کہ مرزائی اصحاب "اہل لغت" کے اقوال سے اس کا ثبوت دکھائیں۔ لیکن اگر وہ نہ دکھا سکیں اور ہرگز نہ دکھا سکیں گے تو انہیں اقرار کرنا ہوگا کہ ہمارے مسیح موعود نے اس جگہ "اہل لغت" پر صریح جھوٹ باندھا ہے اور سراسر غلط بیانی سے کام لیا ہے ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

مرزائیو! یاد رکھو اگر تم نے "اہل لغت" کا یہ متفقہ فیصلہ نہ دکھایا تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی کے وہ تمام اقوال یاد کر لینا جن میں انہوں نے لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے۔ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔ وغیرہ وغیرہ

صاحبان! جب تک مرزائی اصحاب لغت کا حوالہ تلاش کریں آپ میری طرف متوجہ ہوکر لفظ توفی کا حال سنیں۔

یہ لفظ تین معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (۱) پورا لینا۔ (۲) نیند۔ (۳) موت۔ پہلے معنی اس لفظ کے حقیقی اور وضعی ہیں۔ موخر الذکر دونوں معنی یعنی نیند اور موت اس لفظ کے مجازی معنی ہیں۔ چنانچہ امام زمخشری جس کے متعلق مرزائیوں کے مسیح موعود نے خود لکھا ہے کہ اس کے مقابل پر کسی کو چون و چرا کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ (ضمیمہ نصرۃ الحق ص۲۰۹) یہ امام صاحب اپنی کتاب "اساس البلاغہ" میں رقم فرماتے ہیں :۔

ومن المجاز توفی فلان وتوفاہ اللہ و ادرکتہ الوفاۃ۔ یعنی توفی کے معنی موت لینا مجازی ہیں۔ ایسا ہی تاج العروس شرح قاموس جلد ۱۰ ص۳۹۵ میں لکھا ہے۔

امام راغب مفردات میں لکھتے ہیں :۔

وقد عبر عن الموت والنوم بالتوفی۔ یعنی موت و نیند توفی کے مجازی معنی ہیں اصلی اور حقیقی معنی توفی کے اخذ الشئ وافیاً ہیں۔ (ملاحظہ ہو تفسیر بیضاوی وغیرہ) یعنی چیز کو پورا پورا لینا۔ چنانچہ عرب کہا کرتے ہیں توفیت منہ دراھمی (تفسیر کبیر) میں نے اس سے اپنے درہم پورے وصول کر لئے۔

توفی کا لفظ خود وفا سے ماخوذ ہے اور وفا کہتے ہیں پورا کرنے کو۔ لسان العرب جلد ۲۰ میں لکھا ہے :۔ الوفاء ضد الغدر یعنی وفا غدر کی ضد ہے۔ چنانچہ محاورۂ عرب ہے۔ یقال وفی بعہدہ یعنی اس نے اپنا عہد پورا کیا۔ نیز اسی لسان العرب میں ہے :۔ توفیت المال منہ واستوفیتہ اذا اخذتہ کلہ (جلد ۲۰) یعنی توفیت المال (باب تفعل) اور استوفیتہ (باب استفعال) دونوں ہم معنی ہیں یعنی میں نے اس سے اپنا مال پورا پورا لے لیا۔ اسی کے قریب قریب علامہ فیومی نے مصباح المنیر میں رقم فرمایا ہے۔ اساس البلاغہ میں ہے۔ استوفاہ و توفاہ استکملہ یعنی استوفاہ و توفاہ کے معنی ہیں پورا لیا

اُس نے۔ لسان العرب جلد ۲۰ میں یہ محاورہ بھی مرقوم ہے:
توفیت عدد القوم اذا عددتھم کلھم۔ یعنی جب کوئی شخص قوم کی گنتی پوری کر لیتا ہے تو کہتا ہے توفیت عدد القوم یعنی نے قوم کی گنتی پوری لے لی ہے۔
الحاصل لفظ توفی کے حقیقی معنی پورا لینے کے ہیں اور یہ قاعدہ مسلّمہ فریقین ہے کہ حقیقی معنی کے ہوتے ہوئے مجازی معنی لینا غلط و باطل ہیں۔
اندریں صورت آیت یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ کے معنی بالکل عیاں ہیں۔ یعنی اے عیسیٰ میں تجھے زندہ لیکر اپنی طرف اٹھانے والا ہوں

ایک اور طرح سے | آیت یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ کے معنی سمجھنے کیلئے حضرت مسیح علیہ السلام کے واقعات پر ایک گہری نگاہ ڈالیں تو معاملہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ اس وقت کا نقشہ یہ ہے کہ حضرت مسیح محصور ہیں۔ اُن کے دشمن قتل پر آمادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-
مَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ
یہود نے قتل مسیح کی تدبیر کی، ان کے بالمقابل خدا نے بھی تدبیر کی اور خدا بہترین مدبر ہے۔
چنانچہ خدا نے مسیح کو وعدہ دیا :-
یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
اے میرے رسول تو خوف نہ کر میں تیری توفی کرونگا۔ تجھے اپنی طرف اٹھا کر دشمنوں سے بچاؤنگا
مرزا غلام احمد قادیانی نے اس وعدہ الٰہی کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے :-
"خدا نے مسیح کو وعدہ دیا کہ میں تجھے بچاؤنگا اور تیرا اپنی طرف رفع کرونگا" (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱)
بنا بریں ظاہر ہے کہ مسیح کو بچانے کا وعدہ واقعہ صلیب کے وقت سے متعلق ہے جو اسی وقت پورا ہونا چاہئے تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی خود اقراری ہیں کہ وعدہ مذا کے الفاظ :-
"دلالت کرتے ہیں کہ یہ وعدہ جلد پورا ہونے والا ہے اور اس میں کچھ توقف نہیں" (دافع الوساوس صفحہ ۳۴۹ طبع اول۔ صفحہ ۳۴۱ طبع دوم)

اب اگر اس جگہ توفی کے معنی موت لئے جائیں۔ جیسا کہ مرزائی کہتے ہیں تو معنی آیت یہ ہونگے کہ اے عیسیٰ! تیرے دشمن تجھے مارنا چاہتے ہیں تو کچھ غم نہ کر اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ میں ابھی تیری جان نکالے لیتا ہوں وَرَافِعُكَ اِلَیَّ اور اس کے بعد تیری روح کو اپنی طرف "عزت کی موت دیکر"[1] اٹھا لونگا۔ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور تیرا خاتمہ کرنے کے بعد ان کفار دشمنوں[2] سے تجھے پاک کرونگا۔
صاحب علم اور منصف مزاج ناظرین! آپ خود غور فرمائیں کہ یہ ترجمہ جو مرزائی کتب پر مبنی ہے کس قدر لغو ہے۔ اگر یہ صحیح مانا جائے تو اس کا یہ مطلب نکلیگا۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ "میں تجھے بچاؤنگا" کفار سے پاک رکھونگا میں بہترین تدبیر کرنے والا ہوں وغیرہ یکسر غلط و باطل، لغو و لچر تھا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ!
سب سے بڑھ کر مرزائیوں کے مسیح موعود نے جو اپنی متعدد کتب میں قرآن شریف کی آیت وَاٰوَیْنٰهُمَآ اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ میں تحریف کرتے ہوئے نیز اپنا الہام جتا کر یہ لکھا ہے کہ مسیح اُس وقت صلیب سے زندہ اُتر آیا تھا کشمیر آکر ایک سو بیس برس عمر پا کر فوت ہوا، وہیں اس کی قبر موجود ہے" یہ سب کا سب جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وعدہ الٰہی یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ تو زمانہ صلیب دیا گیا تھا جو اسی وقت پورا ہونا تھا۔ اور بقول مرزائیوں کے توفی کے معنی موت ہیں۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ مسیح اسی وقت فوت ہو گئے۔
خلاصہ یہ کہ اس آیت میں توفی کے معنی موت کرنا قرآن و حدیث، کتب لغت، اقوال مرزا وغیرہ کے صریح خلاف ہے۔ مرزائی لوگ توفی کے معنی اپنے مسیح موعود کے اقوال کے ماتحت کشمیر کی طرف جانا کریں۔ ہم بروئے آیت وَرَافِعُكَ اِلَیَّ مسیح کا آسمان پر اٹھایا جانا

[1] رفع کے معنی مرزا جی نے ازالۃ الاوہام میں عزت کی موت کئے ہیں (صفحہ ۹۲۰ طبع اول و صفحہ ۳۴۴ طبع سوم)
[2] تطہیر کے معنی مرزا نے ازالۃ الاوہام میں صلیب سے بچانا کئے ہیں (صفحہ ۹۲۳ طبع اول۔ صفحہ ۳۴۵ طبع سوم)

کریں گے۔ توفی کے معنی موت اس جگہ ہو ہی نہیں سکتے اگر کسی مرزائی میں جرأت ہے تو کر دکھائے۔ ایک سو روپے انعام کا میری طرف سے اعلان ہے۔
قارئین کرام! اگرچہ میرا دل چاہتا تھا کہ اس علمی مسئلہ پر بالتفصیل بحث کروں۔ مگر یہ مضمون پہلے ہی کافی لمبا ہو گیا ہے اس لئے بادلِ ناخواستہ اسی پر ختم کرتا ہوں۔
اگر آپ مسئلہ حیات مسیح پر فیصلہ کن بحث دیکھنے کے متمنی ہیں تو خاکسار کی کتاب "محمدیہ پاکٹ بک" ملاحظہ فرمائیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین
خادم :- محمد عبد اللہ معمار امرتسر

---

## مدرسہ دار السلام عمر آباد کی تعلیمی حالت

(ملخص از مراسلہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب عقیل)

مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ میں مدرسہ مذکور میں گیا۔ طلبہ و مدرسین سے مل کر خوش ہوا۔ مدرسہ ہذا کے بانی نے جنگل میں بنیاد رکھی تھی۔ آج خاصی رونق سے مدرسہ چل رہا ہے۔ تقریباً دو سو طلبہ پڑھتے ہیں۔ مکان میں گنجائش نہیں ورنہ اور داخلہ ہو سکتا ہے۔ بانی مدرسہ کے بعد بہتر ہو گا کہ ان کے برادر خورد دخیل ہو کر مدرسہ کا انتظام کریں۔ خدا وہ دن کرے کہ وہ اس مذہبی امر میں دلچسپی لیں۔ مرحوم کے بیٹے اس وقت انتظام کر رہے ہیں خدا ان کو توفیق مزید عنایت کرے۔ عمارت مدرسہ کے ساتھ ہی مدرسین کے رہائشی کمرے بھی بنوائے گئے ہیں جو نہایت موزوں امر ہے۔

**لائبریری** | مدرسہ کے ساتھ لائبریری بھی ہے۔ جہاں ہر فن کی کتابیں اور اخبارات موجود رہتے ہیں۔ ملازمین صبح سے شام تک ہوتے ہیں اور مطالعہ کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔
مدرسہ کا پریس بھی ساتھ ہی ہے اور مدرسہ کے ایک حصہ میں انگریزی اور تعلیمی مدرسہ گاہ بھی ہے۔ جس میں تقریباً ایک سو طلبہ ہیں۔
اس کے ساتھ زنانہ مدرسہ بھی ہے جس میں لڑکیاں

بشارت القرآن، مسئلہ حیات مسیح اور قادیانی افتراء (صفحہ ۸۰) کا دندان شکن جواب۔ جلد اول ۸؎ ، دوم ۸؎ ، (غیر مجلد)

قیمت ۸؎ ، محصول ڈاک ۱؎ ، پتہ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

علاوہ مذہبی تعلیم کے علم سوجہ حاصل کرتی اور دستکاری سیکھتی ہیں۔

مدرسہ کی طرف سے ماہوار رسالہ بھی شائع ہوتا ہے، ان تمام اوصاف کے باوجود ایک کمی ہے اور وہ یہ کہ اکثر مدرسین نماز میں سستی کرتے ہیں۔ اور یہ طلبہ کیلئے بہت برا نمونہ ہے۔ مہتمم صاحب کا فرض ہے کہ اس نقص کو فوراً رفع کریں۔

طلبہ کو مضمون نگاری میں مہارت پیدا کرنے پر خاص توجہ درکار ہے۔

(محمد عبد اللہ عقیل)

# مولانا سیالکوٹی امرتسر میں!

## یوم الجمعہ ۱۹ مئی ۳۹ء

(مرقومہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

ناظرین گذشتہ اخبار میں حاجی محمد عبد الغفار صاحب مرحوم دہلوی کی وفات حسرت آیات کا واقعہ پڑھ چکے ہیں حاجی عبد الغنی صاحب کا ایک خط کراچی سے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو پہنچا کہ حاجی صاحب مرحوم کے برادر حقیقی جو سفر حج میں حاجی صاحب مرحوم کے ہمراہ تھے، ۱۹ تاریخ کا جمعہ آپ کے ساتھ امرتسر میں پڑھیں گے۔ اس خط کی بنا پر حضرت مولانا امرتسری نے مولانا سیالکوٹی کو اطلاع دی اور وہ جمعرات کی شام کو امرتسر میں تشریف لے آئے اور آپ نے جمعہ کی نماز مسجد مولانا غلام العلی صاحب مرحوم کی مسجد واقعہ کڑہ سفید میں پڑھائی۔ خطبہ میں آیت اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الخ کے ضمن میں آپ نے آنحضرت صلعم کے اس فیضان و احسان کا ذکر نہایت دلپسند طریق میں فرمایا۔ جو آپ نے دنیا میں حقوق نسوانی کی حفاظت کے متعلق کیا۔

اس کے بعد آپ کے الفاظ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ کی تفسیر میں خدایاد مردوں اور خدایاد خواتین کے اوصاف جو قرآن مجید اور حدیث شریف میں وارد ہیں ایسے موثر پیرایہ میں بیان کئے کہ حاضرین کمال محظوظ ہوئے۔ خطبہ میں آپ نے نماز تہجد اور [illegible] نماز اشراق کی برکات دینی و اخروی کا بیان [illegible] بیان کیا کہ حاضرین مع خط [illegible] خطبہ میں نماز تہجد اور نماز اشراق کے متعلق کئی ایک رغبت بھرے ضروری سوالات کرنے لگ پڑے۔ جو مولانا صاحب سیالکوٹی نے بکمال وضاحت بیان فرما دئیے۔ اس وقت حاضرین پر جو سماں تھا وہ اس تحریر میں پیدا نہیں کیا جا سکتا۔

غرض ایک گھنٹہ تک سامعین (مرد و خواتین) پر قرآن و حدیث کے آب زلال سے خوش کام رہے۔ کئی لوگوں نے ان ہر دو نمازوں کو بالالتزام ادا کرنے کا ذکر اپنی زبان سے کر دیا۔

خاتمہ پر مولانا صاحب نے اپنے امرتسر آنے کی غرض و غایت بیان کی اور حاجی محمد عبد الغفار صاحب دہلویؒ کے برادر حقیقی حاجی عبید الرحمٰن صاحب سے جو اس وقت سامعین خطبہ میں شامل تھے۔ تعارف کرایا۔ اور بعد از نماز جمعہ حاجی صاحب مرحوم کا صدہا اہل حدیث نے جنازہ غائبانہ پڑھا۔

## تتمہ۔ کیفیت نماز اشراق

حضرت مولانا صاحب نے نماز اشراق کی کیفیت میں فرمایا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ابن آدم! میرے لئے شروع دن میں چار رکعتیں پڑھ میں دن کے آخری حصہ میں تیرے لئے کفایت کرونگا۔

اس کے ضمن میں مولانا نے فرمایا کہ میرا معمول اس نماز کی بابت یہ ہے کہ سورج چڑھنے کے متصل چار رکعتیں پڑھتا ہوں۔

پہلی رکعت میں سورۃ وَالضُّحٰى مع بسم اللہ

دوسری میں سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ مع بسم اللہ۔

تیسری میں سورت اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ مع بسم اللہ

اور چوتھی میں سورت اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ مع بسم اللہ پڑھتا ہوں۔ آخری اَلتَّحِيَّاتُ میں حسب قاعدہ درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ وَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ (خداوندا! میرے گھر کو کشادہ کر۔ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ (اور میرے رزق میں برکت بخش) وَاجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِيْ وَاَحْسَنَ عَمَلِيْ فِيْ آخِرِ عُمُرِيْ (اور میرا زیادہ کشادہ رزق اور زیادہ اچھا عمل میری آخری عمر میں کر)

یہ دعا عام لوگوں کے لئے نئی تھی۔ کئی لوگوں نے مولانا سے یاد کرنی چاہی۔ لیکن چونکہ گرمی سخت تھی۔ اس لئے لوگوں کی پیاس بجھ نہ سکی۔ لہٰذا شائقین کا شوق پورا کرنے کے لئے اور دیگر احباب کے علم کے لئے بھی اس کو اخبار میں لکھ دیا ہے۔

سورت اِذَا زُلْزِلَتِ کے متعلق مولانا نے یہ بھی فرمایا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ اس سورت کی قرأت سب طرح کی آفت سے امن میں رکھتی ہے۔ والسلام


# تفسیر واضح البیان اُردو

## معارف وحقائق قرآنی کا نچوڑ

مصنفہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ اکثر لاینحل مسائل کو اسوۂ رسول کی روشنی میں حل کیا ہے۔ اگر آپ اپنی ایمانی روح کو تازہ کرنا چاہتے ہیں تو منگوا کر مطالعہ کریں۔ کتابت، طباعت، کاغذ نہایت عمدہ۔ سائز ۲۰×۳۰ ضخامت ۲۸۸ صفحات قیمت بے جلد ۱۲ مجلد ۱۴ محصول ڈاک علیحدہ۔

منگوانے کا پتہ:- منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

# ایک فتویٰ متعلقہ تقلید اور اس کا جواب

بستی ٹانڈیانوالہ ضلع خیرپور سادات تحصیل علی پور ضلع مظفرگڈھ میں اہل حدیث کی ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ ان علاقوں میں سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مریدین زیادہ ہیں۔ احناف اور اہل حدیث افراد میں بہترین طریق پر مسائل میں گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ اور ہر دو خیال کے آدمی یکجا نماز وغیرہ پڑھ لیا کرتے تھے۔ تھوڑے عرصہ سے ایک قلمی فتویٰ سید عطاء اللہ شاہ صاحب کا کسی صاحب نے منگوایا ہے۔ جس سے حالات بدل گئے ہیں۔ وہ فتویٰ جناب کی خدمت میں ارسال کیا جاتا ہے۔ اس کو اخبار میں مع جواب الجواب درج فرما کر ہمیں مشکور فرمائیں:-

"از امرتسر

عزیزی مقبول احمد وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ آپ کا خط ملا۔ حالات معلوم ہوئے۔ عزیز من آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہندوستان میں خواجہ معین الدین چشتیؒ اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ اور حضرت مخدوم و مجدد شیخ احمد سرہندیؒ اور خواجہ نظام الدین اولیاؒ اور حضرت بابا شیخ فرید شکر گنجؒ اور حضرت داتا گنج بخشؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اور شاہ عبدالغنیؒ، شاہ محمد اسحاقؒ شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ اور بیرون ہند کے تمام اکابر امت سب کے سب مقلد ہی گذرے ہیں۔

ان حضرات کے علم کا اندازہ لگانے والے آج دنیا میں ناپید ہیں۔ چہ جائیکہ ایسا علم رکھنے والے موجود ہوں۔ میں بیچارہ کیا حیثیت رکھتا ہوں اور آپ کی بھی کیا حیثیت ہے۔ ہمارے لئے تقلید کے سوا چارہ ہی نہیں۔ اس جو شخص ان تمام بزرگان دین سے زیادہ علم رکھتا ہو اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ساری دنیا کے تمام مسلمان بھی مقلد ہیں اور میرا عقیدہ تو یہ ہے کہ جو شخص غیر مقلد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ غلط بیان کرتا ہے وہ مقلد ہے۔ فرق اتنا ہے کہ ہم امام ابو حنیفہؒ کے مقلد ہیں جن کی دنیا بھر میں اکثریت ہے اور کچھ حضرت امام شافعیؒ کے اور کچھ حضرت امام مالکؒ کے اور کچھ حضرت امام احمد حنبلؒ کے۔ اور یہ بزرگ یا مولانا ثناء اللہ صاحب کے مقلد ہونگے۔ یا مولانا ابراہیم سیالکوٹی کے مقلد ہونگے یا دہلی کے کسی اور مولانا صاحب کے مقلد ہونگے۔ فاتحہ امام کے پیچھے تمام حنفیہ نہیں پڑھتے میں بھی نہیں پڑھتا۔ والسلام!

دعاگو سید عطاء اللہ شاہ بخاری

**جواب** ان بزرگوں کے حالات جو ان کی تصنیفات سے معلوم ہوتے ہیں۔ وہ تو صریح عدم تقلید کی شہادت دیتے ہیں۔ ہم ایک دو مثالیں پیش کرنا کافی سمجھتے ہیں حضرت شاہ ولی اللہ مرحوم نے کتاب حجۃ اللہ میں تقلید کی بابت صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ تین سو سال تک اس کا وجود نہ تھا۔ مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب تنویر العینین میں تقلید کی صاف تردید کی ہے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب کے اقوال بھی تفسیر عزیزی میں تقلید کے خلاف ملتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ ان حضرات کو متبحر عالم مان کر بھی مقلد کہہ کر ان کی توہین کیوں کی جاتی ہے۔ کیونکہ مقلد تو ایسا ادنیٰ درجہ ہے کہ بقول صاحب مسلم الثبوت (اصول فقہ کی مستند کتاب) مقلد کو اجماع میں بھی دخل نہیں ہے جیسے کافر کو دخل نہیں۔ یہ الفاظ ہمارے نہیں۔ بلکہ صاحب مسلم الثبوت کے ہیں۔ ملاحظہ ہو کتاب مذکور

پھر جو مسئلہ تین سو سال تک یعنی خیر القرون سے دو سو سال بعد بھی رائج نہ ہوا ہو اس کو شریعت کا مسئلہ بتانا کمال زور آوری ہے۔ اسی لئے مولانا عبدالحی صاحب نے فتاویٰ لکھنوی میں لکھا ہے کہ حنفی شافعی ہونا اسلامی حکم نہیں ہے۔ (فتاویٰ لکھنوی جلد اول صفحہ ۳۹)

اور یہ کہنا کہ اکثریت دنیا میں حنفیوں کی ہے یہ دعویٰ ثبوت طلب ہے۔ عرب جو دنیائے اسلام کا مرکز ہے وہاں تو حنفیوں کی بہت قلت ہے۔ دوسری جگہ کا شمار مدعی صاحب پیش کریں۔ ہاں اس موقع پر یہ بات ظاہر کرنے سے بھی ہم نہیں رک سکتے کہ ان حنفیوں کی بے شک کثرت ہے جن کو خود شاہ صاحب گمراہ جانتے، اور کہتے ہونگے یعنی قبروں کے پجاری، مجاور، قوال اور قوالی کے سننے والے، طبلہ سارنگی بجانے والے، مجالس میلاد میں سرو قد کھڑے ہو جانے والے ایام محرم میں تعزیہ بنانے والے، گلوں میں سیلی ڈالنے والے، بیوی کی صحنک کرنے والے، بغداد کی طرف نماز کے بعد گیارہ قدم مارنے والے، یا علی یا حسین کا وظیفہ پڑھنے والے۔ جن کا پورا نقشہ مولانا حالی مرحوم نے یوں کھینچا ہے ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
جھکے آگ کو بہر سجدہ تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

ہاں ایسے حنفیوں کی بھی کثرت ہے۔ اور ان کو شاہ صاحب خوب جانتے ہیں جن کا یہ وظیفہ ہے ؎

بندرا بن وچہ گئوواں چرائے
لنکا دے وچہ ناد بجائے
عبداللہ دے گھر جائی دا
ساتھوں کی [illegible] دا

ہاں ان مقلدوں کی بھی کثرت ہے جن کا عقیدہ اس شعر میں بتایا ہے ؎ (باقی صفحہ [illegible])

الحدیث والی سبیل الرشاد۔ تقلید شخصی کی تردید میں بے نظیر کتاب۔ قیمت ۸ [illegible] پتہ:- منیجر اہلحدیث

# فتاویٰ

س عـ۱۳۶ } جمعہ کے بعد دو رکعت سنت ادا کرنی چاہئے یا چار رکعت ۔ نیز اگر جمعہ کی پہلی چار سنتیں رہ جائیں تو بعد نماز جمعہ پڑھی جاویں یا نہ؟

(سائل خریدار نمبر ۱۲۲۹۵)

ج عـ۱۳۶ } قبل جمعہ سنن کی تعداد کسی صحیح روایت میں نہیں آئی ۔ تحیۃ المسجد کی نیت سے دو رکعتیں ضرور پڑھنی چاہئیں ۔ فرضوں کے بعد دو اور چار رکعات (ہر دو طرح) مروی ہیں ۔

ابو داؤد میں ہے :- کان ابن عمر رضی اللہ عنہ یطیل الصلوٰۃ قبل الجمعۃ و یصلے بعدھا رکعتین فی بیتہ و یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذالک ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ سے قبل لمبی نماز پڑھتے اور بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھتے اور بیان فرماتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے ۔" صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً راوی ہیں ۔ اذا صلیتم بعد الجمعۃ فصلوا اربعًا فان عجل بک شئی فصل رکعتین فی المسجد و رکعتین اذا رجعت ۔ یعنی فرمایا کہ جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعتیں پڑھا کرو ۔ اگر کسی وجہ سے جلدی ہو تو دو مسجد میں پڑھ لیا کرو اور دو رکعتیں واپسی کے بعد پڑھ لو اوسط طبرانی میں روایت ہے :-

عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل الجمعۃ رکعتین و بعدھا رکعتین (تلخیص) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سے پہلے اور بعد دو دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے ۔ [illegible] واللہ اعلم ۔

س عـ۱۳۷ } لیلۃ [illegible] کے بارے میں جو کچھ کہا جاتا ہے تو فیھا یکتب کل مولود فی ھذہ السنۃ و فیھا یکتب کل ھالک فی ھذہ السنۃ الخ [illegible] فرشتے لکھتے ہیں [illegible] اس بارے میں ہے ۔ لہٰذا کیا حکم ہے ۔

(سائل غلام محمد از سری نگر)

ج عـ۱۳۷ } قرآن پاک میں لیلہ مبارکہ کے ذکر میں ارشاد ہے ۔ فیھا یفرق کل امر حکیم امرًا من عندنا الآیہ ۔ یعنی جو کچھ ہوتا ہے ہماری طرف سے ہوتا ہے ۔ جو الفاظ آپ نے لکھے ہیں قطع نظر اس سے کہ وہ صحیح ہیں یا غیر صحیح ان کا یہی مطلب ہے ۔ در صورت صحیح الفاظ لکھنے کے جو کچھ لکھتے ہیں بحکم الٰہی لکھتے ہیں جیسے قلم کو حکم ہوا تھا اکتب ۔ قول فیصل یہ ہے کہ یہ تفسیری روایات ہیں جو صحت کو نہیں پہنچتیں ۔ واللہ اعلم ۔

س عـ۱۳۸ } ایک قبر پرست کہتا ہے کہ میں ہر وقت نداء استعانت کرونگا ۔ مجھے قرآن کریم امر کرتا ہے ۔ یاَ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا ۔ (سائل مذکور)

ج عـ۱۳۸ } یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ساتھ مخصوص ہے ۔ جیسے حکم آیۃ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا الہ بالقول الآیہ ۔ مسلمانو! اپنی آوازیں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز پر بلند نہ کرو ۔

س عـ۱۳۹ } حدیث نبوی میں وارد ہوا ہے کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ ۔ دوسری حدیث میں آیا ہے ان کے بچے ذریت جہنم میں ان کے ساتھ ہوگی ۔ لہٰذا کیا جواب ہے؟

ج عـ۱۳۹ } آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ سوال ہوا کہ مشرکین کے بچے کہاں ہونگے آپ نے فرمایا جنت میں (مشکوٰۃ) اور قرآن مجید اس کی تائید کرتا ہے ۔ انا اعتدنا جھنم للکافرین نزلا ۔ ہم نے کافروں کے لئے جہنم تیار کیا ہے ۔ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ الآیہ ۔ یعنی اللہ ایک ذرے برابر ظلم نہیں کریگا ۔ اس آیت سے ثابت ہے کہ بے گناہ کو جہنم میں نہیں ڈالا جائیگا ۔ واللہ اعلم ۔

س عـ۱۴۰ } اگر رمضان شریف میں سحری کھانے کی [illegible] الصلوٰۃ خیر من النوم پڑھیں جائز ہے تو اس کے بعد اذان فجر دیں جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج عـ۱۴۰ } اذان نماز فجر میں یہ کلمات کہنے آئے ہیں نماز تہجد میں نہیں آئے ۔

س عـ۱۴۱ } اگر دو یا تین عقد نکاح ایک ہی مجلس میں ہونے والے ہوں کیا خطبہ نکاح ایک ہی ادا کیا جائے یا عدد کے مطابق؟ (سائل مذکور)

ج عـ۱۴۱ } خطبہ مسنون ہے ۔ ایک ہی خطبہ سے دو نکاح کا ایجاب و قبول ہو تو حرج نہیں ۔ مگر خطیب نیت کرے ۔ لقولہ علیہ السلام الاعمال بالنیات ۔

س عـ۱۴۲ } اگر دو یا تین میت اکٹھے نماز جنازہ پر پہنچیں کیا نماز جنازہ الگ الگ ادا کیا جائے یا اکٹھے؟

(سائل غلام محمد ولد عبد الغنی از سری نگر کشمیر)

ج عـ۱۴۲ } کئی میتوں کا ایک ہی نماز جنازہ جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء بدر کو اکٹھا کرکے نماز پڑھی تھی ۔ اللہ اعلم!

## (بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲)

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہوکر
اتر پڑا وہ مدینے میں مصطفیٰ ہوکر

نوٹ :- سید عطاء اللہ شاہ صاحب کے حالات سے جہاں تک ہم واقف ہیں ہم اس فتوے کو ان کی طرف نسبت کرنا صحیح نہیں جانتے ۔

باوجود اس کے ہم نے جواب دیا وہ اس حیثیت سے دیا کہ عام طور پر مقلد علماء کے فتوے یہی ہیں ۔ رہا مسئلہ فاتحہ خلف الامام ۔ سریہ نمازوں میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی ہدایہ میں موجود ہے ۔ باقی جہریہ میں اختلاف ہے اس کی تحقیق مولانا عبد الحی کی کتاب امام الکلام میں مفصل ملتی ہے ۔ اس کے علاوہ حضرت پیر بغداد شیخ عبد القادر جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین میں بھی یہ مسئلہ ملتا ہے متقدمین علماء نے بھی اس پر پوری توجہ کی ہوئی ہے امام بخاری اور جزء القراۃ بیہقی میں پوری تفصیل ملتی ہے ۔ شاہ صاحب اور دیگر احباب ان کتابوں پر غور کریں اور کامل توجہ سے غور کریں ۔ ان میں بلا تعصب پوری تحقیق سے کام لیا گیا ہے ۔



ahmadimuslim.de

# متفرقات

**حساب دوستاں** مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ جون ۳۸ء میں ختم ہو جائیگی اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر وہ حسب دستور سابق اپنے نام اخبار جاری رکھنا چاہیں تو از راہ عنایت قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر (فیس منی آرڈر اصل قیمت سے ہی وضع کر کے للعہ سالانہ یا ۲ع/ ششماہی) ارسال کر دیں۔ اگر خریداری ہی سے انکار ہو تو اسی اخبار کو جس پر خط اپنے نمبر پر نشان کر کے واپس بھیجدیں۔ مہلت درکار ہو (جو زیادہ سے زیادہ ایک ماہ تک دی جائیگی) تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔ جو اصحاب پہلے مہلت حاصل کر چکے ہیں وہ مزید مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں بلکہ اپنے وعدہ کا ایفا کر کے قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔

برما اور بیرون ہند کے خریدار حضرات بھی اپنی اپنی قیمتیں بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ پوسٹل آرڈر بہت جلد ارسال کر دیں۔

غریب فنڈ سے جن کے نام اخبار جاری ہے۔ وہ ۳۰- جون کے بعد بند کر دیا جائیگا۔ ایسے حضرات کو مہلت وغیرہ دینے کا قانون نہیں ہے۔

۹۱ - ۱۰۷ - ۱۱۵ - ۳۶۰ - ۵۵۶ - ۵۶۷ -
۷۱۰ - ۱۶۷۵ - ۲۷۸۲ - ۳۵۴۷ - ۴۳۰۶ -
۴۳۵۱ - ۴۶۰۰ - ۴۷۷۳ - ۴۹۳۳ - ۵۴۰۵
۵۴۱۹ - ۵۶۳۸ - ۶۰۶۶ - ۶۱۲۷ - ۶۳۳۹ -
۶۴۹۳ - ۶۷۸۹ - ۷۰۳۸ - ۷۰۷۷ - ۷۵۳۶ -
۷۸۷۷ - ۷۹۷۳ - ۸۴۰۸ - ۸۷۵۹ - ۹۲۵۴
۹۳۹۸ - ۹۴۲۹ - ۹۴۳۱ - ۹۴۳۸ -
۹۴۳۹ - ۹۴۵۷ - ۹۸۹۹ - ۹۹۴۹ -
۹۹۹۱ - ۱۰۱۷۰ - ۱۰۱۸۵ - ۱۰۲۱۷ - ۱۰۲۴۴
۱۰۳۰۷ - ۱۰۳۰۹ - ۱۰۴۰۹ - ۱۰۴۵۰ -
۱۰۶۲۸ - ۱۰۶۹۵ - ۱۰۶۶۵ - ۱۰۶۶۸۰ -
۱۰۶۷۹ - ۱۰۷۱۳ - ۱۰۹۳۲ - ۱۰۹۵۲ -
۱۰۹۶۱ - ۱۱۱۳۵ - ۱۱۱۳۶ - ۱۱۱۷۷ -
۱۱۱۸۶ - ۱۱۱۸۷ - ۱۱۲۴۵ - ۱۱۲۴۶ - ۱۱۳۱۶
۱۱۳۸۹ - ۱۱۴۰۷ - ۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۳۵ -
۱۱۶۰۳ - ۱۱۶۲۵ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۷۸۴ -
۱۱۸۵۶ - ۱۱۸۶۶ - ۱۱۸۷۳ - ۱۱۸۷۴ -
۱۱۸۷۷ - ۱۱۸۸۹ - ۱۱۸۹۱ - ۱۱۹۰۶ -
۱۱۹۲۱ - ۱۲۰۳۴ - ۱۲۰۳۵ - ۱۲۰۵۱ -
۱۲۰۵۸ - ۱۲۰۶۲ - ۱۲۰۹۴ - ۱۲۱۱۴ -
۱۲۱۵۹ - ۱۲۱۷۶ - ۱۲۱۸۳ - ۱۲۱۸۶ -
۱۲۱۸۷ - ۱۲۱۹۰ - ۱۲۲۳۴ - ۱۲۲۴۴ -
۱۲۲۷۰ - ۱۲۳۲۸ - ۱۲۳۳۳ - ۱۲۳۵۰ -
۱۲۳۵۵ - ۱۲۳۵۷ - ۱۲۳۶۰ - ۱۲۳۶۹ -
۱۲۳۷۰ - ۱۲۳۷۵ - ۱۲۳۸۶ - ۱۲۳۸۸ -
۱۲۳۹۰ - ۱۲۳۹۴ - ۱۲۳۹۵ - ۱۲۳۹۷ -
۱۲۳۹۸ - ۱۲۳۹۹ - ۱۲۴۰۰ - ۱۲۴۰۱ -
۱۲۴۲۳ - ۱۲۴۴۱ - ۱۲۴۴۸ - ۱۲۴۶۱ -
۱۲۴۶۶ - ۱۲۴۶۷ - ۱۲۴۷۲ - ۱۲۴۷۳ -
۱۲۴۷۴ - ۱۲۴۸۱ - ۱۲۴۹۹ - ۱۲۵۳۱ -
۱۲۵۳۲ - ۱۲۵۳۳

**نوٹ** اگر کسی صاحب کو اپنے حساب میں شک و شبہ ہو تو ۲۹ جون تک اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ ۳۰ جون کا پرچہ کسی قسم کی اطلاع یا قیمت اخبار وصول نہ ہونے کی صورت میں وی پی بھیجا جائیگا۔

(نیاز مند منیجر اہلحدیث امرتسر)

**مولانا سیالکوٹی امرتسر میں** حاجی عبد الغفار مرحوم کے برادر اصغر حاجی عبید الرحمن صاحب کی سفر حج سے واپسی کی خبر سن کر مولانا سیالکوٹی ۱۸- مئی کو بغرض تعزیت امرتسر تشریف لائے۔ ادھر حاجی صاحب موصوف بھی ۱۹- مئی کو امرتسر پہنچ گئے۔ مولانا سیالکوٹی نے ۱۹- مئی کا خطبہ جمعہ مسجد مولانا غلام علی صاحب مرحوم کٹڑہ سفید میں پڑھایا۔ بعد نماز حاجی صاحب مرحوم کا جنازہ غائب بھی پڑھایا۔ عشاء کی نماز کے بعد چوک لوہگڑہ میں وعظ فرمایا۔ ۲۰- مئی کو صبح کو حسب معمول درس دیکر نو بجے کی گاڑی سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ بسلامت روی و باز آئی (محرر دفتر)

**صادق آباد ریاست بہاولپور** سے ایک صاحب خیر نے دار الحدیث مدرسہ مکہ مکرمہ و مدنی دار الحدیث کیلئے ۸؍ ۸؍ روپیہ دفتر اہلحدیث امرتسر میں ارسال فرمائے ہیں

**غریب فنڈ** میں عرصہ سے کوئی رقم نہیں آئی۔ صرف فتوی فنڈ سے ۴؍ وصول ہوئے ہیں۔ اصحاب خیر صدقات و خیرات کرتے وقت اس فنڈ کا بھی خاص طور پر خیال رکھا کریں۔ کیونکہ اس فنڈ سے غریب اور نادار اصحاب کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے جو خود مطالعہ کر کے دوسروں کو بھی توحید و سنت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ گویا اس فنڈ کی امداد کرنا درحقیقت توحید و سنت کی تبلیغ میں امداد کرنا ہے۔ پس ناظرین اس فنڈ کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔

**حاجی یونس خان صاحب** رئیس دتاؤلی ضلع علیگڈھ تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۲- مئی کو بعد نماز جمعہ حاجی عبد الغفار صاحب دہلوی کا جنازہ غائب پڑھا گیا۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ۔

**آرہ میں صوبائی اہلحدیث لیگ کا قیام** جنرل سکرٹری اہلحدیث لیگ آرہ کی دعوت پر شہر و ضلع آرہ وصوبہ بہار کے اکثر اضلاع کے تقریباً ۸۰ نمائندگان و ممبران آل انڈیا اہلحدیث لیگ کی مجلس شوری بتاریخ ۱۴- اپریل ۳۹ء مدرسہ انوار احمدیہ میں زیر صدارت جناب مولانا حاجی عبد المجید صاحب زمیندار دولت پور منعقد ہوئی۔ اور باتفاق رائے اہلحدیث لیگ صوبہ بہار کی تشکیل عمل میں آئی۔ مولانا عبد الوہاب صاحب مہتمم مدرسہ دار العلوم انوار احمدیہ و میونسپل کمشنر آرہ صدر اور مولوی عبد الغفور صاحب فاضل رحمانیہ عظیم آبادی جنرل سیکرٹری مقرر ہوئے۔

اہلحدیث لیگ صوبہ بہار کے اجلاس کی تیاریاں بلند پیمانہ پر شروع ہو گئی ہیں۔ تاریخوں کا اعلان عنقریب ہوگا۔ نیاز مند عبد الغفور فاضل رحمانیہ عظیم آبادی جنرل سیکرٹری بہار صوبائی اہلحدیث لیگ آرہ۔

(مرہون اشاعت شکریہ)

ahmadimuslim.de

# ملکی مطلع

## لکھنؤ میں کربلا ہے؟

لکھنؤ کے شیعہ سنی فساد کو شیعہ اخبارات بہت بڑی اہمیت دے رہے ہیں۔ سول نافرمانی کر کے جیل میں جانے والے شیعوں کو امام حسین کے اتباع سے تشبیہ دیکر مجاہدین کا لقب دیتے ہیں۔ کانگرسی وزارت کو یزیدی حکومت سے مشابہ بتاتے ہیں۔ غرض اس نزاع کو اتنی اہمیت دے رہے ہیں کہ گویا جنگ بدر اور جنگ خندق (جن میں آیندہ ترقی اسلام مضمر تھی) کی طرح یہ بھی بہت بڑا معرکہ ہے۔

ہم اس سے تو روک نہیں سکتے کہ شیعہ اصحاب اس نزاع کو جس نام سے چاہیں موسوم کریں۔ ہاں اتنا پوچھنے کی اجازت چاہتے ہیں کہ آپ لوگ جن بزرگوں کے نام لیوا ہیں انہوں نے بھی اُس زمانے میں حکومت کی نافرمانی کر کے تبرا پڑھنا شروع کیا تھا جس طرح آپ لوگوں نے کیا ہے۔

کتب شیعہ میں ہم یہ مضمون صریح پاتے ہیں کہ بجائے تبرا اور دشنام دہی کے ائمہ اہل بیت خلفاء سے محبت رکھنے کی ہدایت فرماتے تھے اور صاف کہتے تھے کہ ابوبکر الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق من لم یصدقہ فلا صدقہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ (کشف الغمہ) یعنی جو شخص ابوبکر کو صدیق نہ سمجھے خدا اسکو دین و دنیا میں صادق نہ ٹھیرائیگا یہ بحث بڑی طویل الذیل ہے اس لئے ہم اس میں پڑنا نہیں چاہتے۔ کل شیعہ برادران سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر کانگرسی حکومت بھی بقول آپ کے یزیدی حکومت ہے تو آپ بھی اس کے ساتھ وہی برتاؤ کریں جو شیعوں نے خلافت یزیدیہ کے ساتھ کیا تھا۔ مہربانی کر کے ہمیں کسی روایت سے دکھائیں کہ اُس زمانے کے شیعوں نے یزیدی حکومت کی نافرمانی کر کے جیل خانے بھرے تھے یا سر تسلیم خم کیا تھا۔ پھر آپ کیوں نے یہ سول نافرمانی شروع کر کے اپنے لئے مصائب کا دروازہ کیوں کھول رکھا ہے۔

- - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - -

حالانکہ شیعہ مذہب میں ایک ایسا حکم بھی ہے جس پر عمل کر کے ہر ایک ظالم کے مقابلے میں چین سے زندگی گذار سکتے ہیں۔ وہ ہے مسئلہ تقیہ۔ جس کی تعریف میں یہ الفاظ موجود ہیں:-

تسعۃ اعشار الدین فی التقیۃ (کلینی)

یعنی دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ ہے شیعہ حضرات اپنے مسئلہ تقیہ پر عمل کریں تو آج انکو ہر طرح کی راحت مل سکتی ہے۔ اس لئے ہمارا مشورہ ہے کہ اصحاب شیعہ سول نافرمانی کر کے اپنے مذہب کی مخالفت نہ کریں اس سے دین و دنیا میں انکو نقصان ہوگا۔ —— ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ نزاع جسکو جرائد شیعہ مذہبی جنگ مقدس کے نام سے موسوم کرتے ہیں کہاں تک طول کھینچے گی اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ شیعہ حضرات یوپی کی کانگرسی حکومت کو یزیدی حکومت کہہ کر اس نزاع کے انجام کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ جس طرح یزیدی حکومت کے سامنے اعیان شیعہ مغلوب ہو گئے تھے اسی طرح یوپی کی کانگرسی حکومت کے مقابلہ میں بھی ان کا انجام ویسا ہی ہوگا۔ یہ نتیجہ ہم کسی الہام یا اپنے فہم سے نہیں بتاتے بلکہ ان کی تشبیہ سے استنباط کرتے ہیں۔ خدا کو معلوم ہے کہ ہمیں اس نزاع سے سخت صدمہ ہے اس کی مثال ہمیں تاریخ اسلام میں کہیں نہیں ملتی۔ اس میں شک نہیں کہ شیعوں نے خلافت عباسیہ کے زمانے میں کبھی کبھی علم بغاوت بلند کیا جس میں وہ گاہے کامیاب ہوئے اور گاہے ناکام رہے۔ مگر ہم پھر کہتے ہیں کہ وہ بغاوت یا مقابلہ ایک بڑے مقصد یعنی ملک گیری کے لئے تھا اور یہ مقابلہ اس کے لحاظ سے کوہ کندن و کاہ برآوردن کا مصداق ہے۔

**اظہار تعجب** گذشتہ ایام میں کانگرس اور مسلم لیگ کی مفاہمت کے سلسلہ میں مسٹر جناح (صدر مسلم لیگ) کی طرف سے اس کو بنیادی شرط ظاہر کیا گیا تھا کہ کانگرس مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کرے مگر مقام تعجب ہے کہ ایسے نازک وقت میں جبکہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں لڑ رہی ہیں۔ مسلم لیگ اور اس کے صدر صاحب ایسے خاموش ہیں گویا ان کو خبر ہی نہیں۔ حالانکہ نص قرآن میں صریح حکم ہے:-

اِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا۔ یعنی مسلمانوں کی دو جماعتیں اگر آپس میں لڑ پڑیں تو دوسرے مسلمان ان میں صلح کرا دیں۔ کس قدر غفلت ہے کہ مسلم لیگ اور اس کے صدر محترم اس نزاع میں کسی قسم کا دخل نہیں دیتے یا ہمیں اس کا علم نہیں۔

**دوسرا تعجب** یہ ہے کہ ہمارے ملک میں کئی حضرات ایسے معزز لقب سے ملقب ہیں جو ان کی بھاری ذمہ داری بتاتا ہے۔ کوئی "امیر شریعت" ہے اور کوئی "امیر ملت"۔ لیکن ہمارے تعجب کی کوئی حد نہیں کہ یہ حضرات بھی اس موقع پر خاموش ہیں۔ معلوم نہیں کہ اس میں دخل دینا اپنا فرض نہیں سمجھتے یا اپنے آپ کو اس قابل نہیں پاتے کہ دخل دیکر کامیاب ہو سکیں۔ ہمارا مشورہ ہے کہ ان دونوں صورتوں میں ان حضرات کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس عہدہ سے سبکدوش فرمائیں۔ ورنہ عام مسلمین کو یہ حق ہوگا کہ وہ ان حضرات کے حق میں یہ شعر پڑھیں ؎

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسیٰ سے سوا ہو
جب جانیں کہ دردِ دلِ عاشق کی دوا ہو

آخیر میں ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ابنائے اسلام کو سمجھ دے کہ وہ وحدت قومی کا خیال رکھا کریں۔

---

## فلسطین گول میز کانفرنس

ناظرین آگاہ ہونگے کہ ہم نے فلسطین گول میز کانفرنس کی بابت یہ خیال ظاہر کیا تھا جو بالکل ہی ختم نہیں ہوگی بلکہ اس کی نشستیں منعقد ہوتی رہیں گی چنانچہ

ahmadimuslim.de

۔نہیں ہوا۔ حکومت برطانیہ نے چند نئی تجاویز شائع کی ہیں جن کو یہودیوں نے سختی سے ناپسند کیا ہے۔ اور عربوں کی طرف سے آج (۲۲ مئی) تک اظہار رائے نہیں ہوا۔ نئی تجویزیں یہ ہیں کہ آئندہ پانچ سال تک یہودیوں کا داخلہ ۷۵ ہزار تک محدود رہے تاکہ یہودیوں کی تعداد تناسب آبادی کے لحاظ سے ایک تہائی سے بڑھنے نہ پائے۔ اور آہستہ آہستہ آئندہ دس سال کے عرصہ میں فلسطین کو خودمختار حکومت چلانے کے قابل بنایا جائے۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ مدت بہت زیادہ ہے اور حکومت برطانیہ کی طرف سے اتنی لمبی مدت کسی مصلحت کی بنا پر رکھی گئی ہے۔

میں اگر عربوں کا لیڈر ہوتا تو ان کو مشورہ دیتا کہ "النقد خیر من النسیۃ"۔ نقد جتنا بھی مل جائے ادھار سے بہرحال اچھا ہے۔

حکومت برطانیہ کی بڑی دور اندیشی ہے کہ وہ اس شر کے رفع کرنے پر پھر متوجہ ہو گئی ہے۔ کیونکہ فلسطینی نزاع کوئی معمولی نزاع نہیں ہے بلکہ ایک دیاسلائی کا حکم رکھتی ہے۔ جس سے اہل بصیرت کے نزدیک بہت بڑی آگ بھڑک اٹھنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے حکومت برطانیہ کو چاہئے کہ فلسطین کو ذمہ داری حکومت دینے میں زیادہ تاخیر نہ کرے بلکہ جو کچھ اس نے دینا ہے بہت جلدی دیدے۔ بڑی بات یہ ہے کہ استاد بن کر خود اس کی رہنمائی کرے۔ یہ مشورہ دیکر ہم گورنمنٹ کی خدمت میں یہ شعر پیش کرتے ہیں ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بیں و کار آساں کن

(نوٹ) جلسہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ ۱۹۳۸ء چوڑیاں میں بغرض رفع تفریق اہل حدیث گول میز کانفرنس ہوئی تھی۔ جو بظاہر ناکام رہی۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر صاحب گول میز کانفرنس ارادہ رکھتے ہیں کہ ایک دفعہ پھر کانفرنس کی جائے۔ فلسطین گول میز کانفرنس کی کامیابی قریب آگئی ہے۔ اس سے یہ امید رکھنا کہ آخر ہم بھی کامیاب ہونگے کچھ نامناسب نہیں ہے عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ

(۵۸۲) تردید میں ایک لاجواب کتاب۔ ویدوں کی تہذیب۔ ویدوں کی ... (حاشیہ، عمودی متن)

عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

# جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

جمعیۃ ہذا جب سے قائم ہوئی ہے۔ اپنی بساط کے مطابق کارکنان جمعیۃ تبلیغ توحید و سنت میں پوری جد و جہد سے کام لے رہے ہیں۔ تحریراً و تقریراً جمعیۃ اپنی بساط سے زیادہ کام کر رہی ہے۔

ماہ اپریل میں ۱۱۔ اپریل ۱۹۳۹ء کو مراقی وال ضلع سیالکوٹ میں تبلیغی جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت مولانا سیالکوٹی صدر جمعیۃ، مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی اور مولوی محمد عمر صاحب واعظ جالندھری تشریف لے گئے۔ خاکسار بھی ہمراہ تھا۔ ایک رات اور دن توحید خالص پر مبسوط اور مؤثر تقریریں ہوئیں موضع مذکور میں توحید و سنت کا علم لہرا رہا تھا۔ اور تمام لوگ جمعیۃ تبلیغ کی ترقی کی دعائیں کرتے تھے اور جناب صدر کے مشکور تھے کہ ان کی تبلیغ سے اہل گاؤں کو توحید و سنت کی راہ نصیب ہوئی۔ مولانا صاحب کی تحریک سے وہاں مسجد بھی تعمیر ہو چکی ہے۔ اس جلسہ میں بھی چندہ ہوا۔

۱۵-۱۶۔ اپریل ۱۹۳۹ء کو جہلم جلسہ ہوا۔ جناب صدر اور حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری شریک ہوئے خاکسار بھی پہنچا۔ اراکین جمعیۃ کی تبلیغی خدمات کو دیکھ کر جہلم کی مقامی انجمن نے جمعیۃ ہذا سے الحاق کر لیا

اس کے بعد ۱۹۔ مئی کو حضرت مولانا سیالکوٹی امرتسر تشریف لائے اور لوگوں کے اصرار پر آپ نے چوک لوہگڑہ امرتسر میں تقریباً پونے دو گھنٹے عالمانہ تقریر فرمائی اور ہندو مسلمان کے سامنے خالص اسلامی توحید پیش کی۔ اور جمعیۃ ہذا کے ماتحت ایک نئی سکیم جاری کرنے کے لئے تجویز پیش کی۔ حاضرین نے شمولیت کا وعدہ کیا۔

**آئندہ ہفتہ** مورخہ ۲۳۔ مئی کو حضرت مولانا صدر، منشی عبداللہ معمار امرتسری۔ مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی اور خاکسار بغرض تبلیغ پشاور جا رہے ہیں انشاء اللہ! میر پور اور کوٹلی میں جلسے ہونگا۔ میر پور میں مرزائیوں سے مناظرہ بھی ہوگا۔ غالباً

**احباب توجہ کریں** بار جمعیۃ کی طرف سے بساط سے زیادہ دینی خدمات انجام دی جا رہی ہیں مگر احباب کی توجہ اس کی اعانت کی طرف بہت کم ہے۔ احباب اہل حدیث خصوصاً و دیگر احباب بالعموم اس کارکن جماعت کا ہاتھ بٹاویں تاکہ توحید و سنت کا کام بطریق احسن انجام پا سکے۔

**معذرت** شروع مارچ سے اپریل کے وسط تک پیہم سفر کے باعث جناب صدر اور خاکسار فارغ نہیں رہے۔ اس کے بعد جناب صدر کی طبیعت علیل ہو گئی بدیں وجہ رسالہ تبلیغ ماہ گذشتہ مرتب نہیں ہو سکا خدا نے توفیق دی تو ہر دو نمبر یکجا شائع ہونگے۔ انشاء اللہ!

(خاکسار محمد عبداللہ ثانی امرتسر محلہ ڈھاب کھٹیکاں)

# فی ایکڑ ایک ہزار روپے آمدنی

لائلپور کی زراعتی فارم میں جو تجربات کئے گئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقریباً ہر ایک زمیندار گنے کی فصل سے فی ایکڑ ایک ہزار روپے کی آمدنی حاصل کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ اصلاح شدہ بیج کی کاشت شروع کر دے۔

مذکورہ بالا فارم میں گنے کی اصلاح شدہ قسمیں سی۔ او ۲۸۵-۳۱۲-۳۳۱ اور ۴۲۱ کاشت کی گئی تھیں تاکہ یہ اندازہ لگایا جا سکے کہ ان میں سے کتنا گڑ پیدا ہو سکتا ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ ان قسموں میں سے فی ایکڑ بالترتیب ۲۲/۲۸-۱۶۶/۵۵-۱۴۲/۱۸ اور ۱۵۹/۱۰ من گڑ حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہئے کہ فارم میں ان قسموں سے گڑ کی پیداوار فی ایکڑ اوسطاً ۱۴۸ من ہے۔ اس گڑ کو ساڑھے سات روپے فی من کے حساب سے فروخت کیا گیا تھا۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ زمینداروں کو فی ایکڑ کل آمدنی ۱۱۱۰ روپے ہو سکتی ہے۔

(لاہور ۱۹۔ مئی ۱۹۳۹ء)

## مومنین کی رائیں

محترم منیجر صاحب!
السلام علیکم - میں نے آپ کے سرمہ اکسیر العین کا استعمال ایک ماہ کیا - جس سے مجھے کافی فائدہ ہوا - امید ہے کچھ عرصہ استعمال کرنے سے تمام تکالیف رفع ہو جائینگی - اس لئے ایک شیشی اکسیر العین بذریعہ وی پی ارسال فرما کر مشکور فرمائیں ۔ احقر وزیر ضیاء الاکرام خلف بابو نور الٰہی خان صاحب بی - اے - پی - ای - ایس سرکی دروازہ پشاور

## سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند جالا غبار - ڈھلکہ - خارش سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں - بحالت صحت اس کا استعمال ہونیوالی امراض سے بچاتا ہے منگوا کر فائدہ اٹھائیں - قیمت فی شیشی ایک روپیہ منگوانے کا پتہ :- کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ - امرت سر

جناب من تسلیم! بندہ نے دو شیشیاں سرمہ اکسیر العین کی آپ سے منگوائی تھیں - جو میں نے اور میرے عیال نے استعمال کیں - واقعی سرمہ مذکور ضعف بصارت کے لئے تیر بہدف ثابت ہوا ہے ۔
بابو عبد العزیز بی - اے کورٹ سب انسپکٹر ریاست بھوپال

## مولانا نصر اللہ خان صاحب

عزیز بی - اے مالک اخبار زمزم لاہور سابق ایڈیٹر اخبار مدینہ تحریر فرماتے ہیں کہ :- سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ کا استعمال کیا - بہت مفید ثابت ہوا میرا تجربہ ہے کہ یہ سرمہ آنکھوں کی تکان، سوزش اور کمزوری کو دور کرتا ہے اور تھوڑے سے دنوں کے استعمال ہی سے انسان فائدہ محسوس کرنے لگتا ہے

۲۳ - فروری
(اخبار زمزم لاہور)

## مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں - خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے - ابتدائی سل و دق - دمہ - کھانسی - ریزش - کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے - گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے - جریان یا کسی اور وجہ سے جس کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے - دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے - چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے - مرد - عورت - بچے - بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے - ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے - ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک ۶/ - آدھ پاؤ ۱۲/ - پاؤ بھر ۱/۸ مع محصول ڈاک - ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا - اور ان کو بجائے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک چار روپے چار آنے بذریعہ منی آرڈر بھیجنی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی -

## تازہ شہادتیں

جناب عبد الستار صاحب بمبئی - دو مرتبہ میں نے چھٹانک چھٹانک مومیائی منگایا تھا بے حد مفید پایا - ایک چھٹانک پیر محمد صاحب کے نام ارسال فرمائیں -

جناب حکیم احمد میاں عبد اللہ میاں کچھے - چار پانچ دفعہ آپ کے پاس سے مومیائی منگوا چکا ہوں بہت قابل تعریف پایا - اب آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں ۔ (۲ مئی)

جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہزاد پور - متعدد مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں - آپ کی مومیائی میں مسیحائی اثر ہے - میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ یہی کم قیمت ہو کر یہ دوا جو اثر رکھتی ہے یہ صرف خدا کی مہربانی ہے -

(۱۵ - مئی ۱۹۳۹ء)

ملنے کا پتہ :- حکیم محمد سردار خان
چوہدری ... میڈیسن ایجنسی امرتسر


(۴۸۷)


## مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم
کے
## رسالہ اشاعۃ السنہ کا فائل

مولانا مرحوم کے رسالہ "اشاعۃ السنہ" کے بہت سے فائل ہمارے پاس موجود ہیں - جن اصحاب کو اس رسالہ کے جس پرچہ کی ضرورت ہو - اس کا نمبر اور جلد کا نمبر بھیج کر منگا لیں - بعض جلدیں بارہ نمبر کی اور بعض اس سے کم نمبروں کی ہیں - اور ہر جلد مضمون کے لحاظ سے ایک کتاب کی حیثیت رکھتی ہے - ہر جلد کی قیمت ۲/ فی نمبر کے حساب سے ہوگی - علاوہ محصول ڈاک

## عصائے موسیٰ

### مصنفہ مولانا الٰہی بخش صاحب مرحوم

مصنف موصوف شروع شروع میں مرزا غلام احمد قادیانی کے رفیق کار تھے - جس وقت مرزا آنجہانی نے امام وقت، مجدد اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو مصنف موصوف مرزا سے علیحدہ ہو گئے اور اسکے دعاوی جو جھوٹ، فریب اور دھوکہ پر تھے ان کو واضح کرنے کے لئے یہ کتاب لکھی ہے - تردید مرزائیت کے لئے یہ کتاب نہایت مفید ہے - تقطیع بڑی - ضخامت ۴۶۴ صفحات - قیمت ۴/ علاوہ محصول ڈاک -

ملنے کا پتہ :- عبد العزیز تاجر کتب کشمیری بازار - لاہور (پنجاب)

## انگریزی سیکھنے والوں کو خوشخبری

اگر آپ انگریزی زبان بغیر استاد کے سیکھنا چاہتے ہیں تو جدید انگلش ٹیچر منگوائیں - اس میں انگریزی زبان کے ... الفاظ، محاورات، قواعد گرامر اور اردو سے انگریزی ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کے واسطے بہت سی مشقیہ عبارت دی گئی ہے - اسکے مطالعہ سے انسان تھوڑی مدت میں انگریزی میں خط و کتابت و گفتگو کر سکتا ہے - قیمت ۱/ - پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۱۲؍

## غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بینظیر

## مشکوٰۃ مترجم ومحشی

چار جلدوں میں
کا ہدیہ سات روپے
فی جلد ۲؍

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوارالاسلام امرتسر

(۵۸۸)

آل انڈیا نمائشوں میں انعام حاصل کرنے والی

**فلیویا امساک** رجسٹرڈ ۶؍

رجسٹری وامتحان شدہ گورنمنٹ انڈیا۔ ایک گولی سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان تقاضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وقت ضرورت سے پانچ منٹ پیشتر کھائیں۔ ناقابل برداشت طاقت۔ بے حد مسک ہے۔ بسرعت۔ احتلام۔ جریان کی دشمن۔ ۳۲ گولیاں پیکٹ ۶؍۔

پتہ:- فلیویا کیمیکل ورکس ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)

## پتھری توڑ

اس کے استعمال سے پتھری ریزہ ریزہ ہو کر پیشاب کے راستہ نکلتی ہے مجرب نسخہ ہے۔ کافی شہرت حاصل کرچکا ہے۔ اصل قیمت ۸ روپے۔ رعایتی قیمت صرف عہ؍ محصول ڈاک ۸؍

منگوانے کا پتہ:- منیجر اکسیر ہاضمہ الجنیبی غزنوی گیٹ کوچہ جٹاں امرتسر

## مفت ۹

قوت رجولیت کی لاجواب گولیاں اور کتاب "عورت" محصول ڈاک کے لئے ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمایئے۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر دارالکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن
فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

## انقلاب افغانستان

کا

صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف "زوال غازی"

ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات، ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کرکے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ضخامت ۲۰×۲۶ کے ۵۰۴ صفحات۔ اصل قیمت سے؍۔ رعایتی دو روپے۔

## تنویر الحوالک فی شرح موطا امام مالک رحمہ

کی مشہور ومعروف کتاب "موطا امام مالک" کا نام اہل علم حضرات سے مخفی نہیں۔ اس کتاب کی بہت سے اہل علم نے شرحیں لکھیں۔ جن میں کتاب ہذا بھی کافی سے زیادہ مشہور بلکہ نایاب ہے۔ ایک صاحب سے چند نسخے موصول ہوئے ہیں۔ شائقین بہت جلد طلب کریں۔ ورنہ ختم ہونے پر افسوس ہوگا۔ کتاب ہذا تین حصوں پر منقسم اور مصری مطبوعہ ہے۔

قیمت صرف تین روپیہ (سے)

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

## کتب در تردید قادیانی مشن

**الہامات مرزا**۔ اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کرکے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قابل دید ہے۔ کئی دفعہ شائع ہوا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۹؍

**تاریخ مرزا** مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۴؍

**نکاح مرزا** مع اضافات جدیدہ جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ جدید اڈیشن ہے کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۳؍

**عقائد مرزا** مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ؍

**فاتح قادیان** (جدید اڈیشن) جس میں لدھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا قادیانی بابت وفات مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفان وسرپنچ کی روئداد درج ہے۔ اور کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ امیر جماعت احمدیہ لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۴؍

**چیستان مرزا** مرزا غلام احمد قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے قابل دید ہے۔ قیمت صرف ؍

نوٹ:- مندرجہ کتب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی تصانیف ہیں۔ (۲) محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اصل قیمتیں درج ہیں۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

## شہادات مرزا ملقب بہ عشرہ مرزائیہ

جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی۔ قیمت ۳/

## فتح ربانی

ایک زبردست تحریری مباحثہ دربارہ حیات مسیح مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب سکنہ راجیکے۔ جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ گویا کہ مرزائیت کی شکست ثابت ہوگی۔ قیمت ۶/

## تعلیمات مرزا

مع جواب الجواب۔ قادیانیت کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" شائع ہوا تھا۔ جس کو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا اڈیشن ختم ہو گیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا۔ جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہو گئی ہے کہ اس کو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۱۰/

## فیصلہ مرزا

عربی و اُردو۔ اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے اور "آخری فیصلہ" کے متعلق اُن تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اُردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کے لئے ایک زبردست حربہ ہے۔ ضرور منگوائیے۔ قیمت ۴/

ایضاً۔ بزبان انگریزی۔ قیمت ۵/

## بہاء اللہ اور مرزا

اس رسالہ میں ہر دو مدعیان (شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی) کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ [illegible] کیا ہے کہ مرزا صاحب شیخ ایرانی سے مستفیض [illegible] ہیں۔ قیمت ۶/

## علم کلام مرزا

اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے

آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ قیمت ۶/

## عجائبات مرزا

یہ رسالہ علم کلام مرزا کا حصہ دوم ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے اقوال سے ان کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ۳/

## محمد قادیانی

مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی میں مثیل ہوں جو اُن کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے۔ انکے اپنے اقوال سے ان کے اس دعوی محمدیت ثانیہ کی کماحقہ تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲/

نوٹ مندرجہ بالا کتب حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب (فاتح قادیان) کی تصانیف ہیں۔

---

(تصانیف دیگر مصنفین)

## شہادت القرآن

مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ توفی کی تحقیق انیق کی گئی ہے۔ اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے۔ جو مرزا صاحب نے "براہین احمدیہ" میں اپنے دعویٰ (وفات مسیح) پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲/ حصہ دوم ۱۰/۔ مکمل دو روپے۔

## الخبر الصحیح

مصنفہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی۔ اس رسالہ میں حضرت مسیح کی قبر شریف پر مفصل بحث کر کے قادیانی خیالات کی تردید کی ہے۔ یاد رہے کہ قادیانی حضرت مسیح کی قبر کو کشمیر میں بتاتے ہیں۔ قیمت ۲/

## المسیح الموعود

مصنفہ مولوی محمد عثمان صاحب نصیر آبادی۔ حضرت مسیح کا بطور معجزہ کے زندہ بجسمہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت کے نزول فرمانا دلائل قویہ کے ساتھ ثابت کر کے مخالفین کے اعتراضات کو عقلاً و نقلاً غلط ثابت کر کے ہر پہلو سے ان پر اتمام حجت کیا گیا ہے۔ غرضیکہ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ قیمت ۸/

## کاویہ علی الغاویہ

حصہ اوّل۔ مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب آسی امرتسری۔ اس کتاب میں مرزائی مشن پر بڑی معرکن بحث کی۔ طرز تحریر نہایت موثر اور دلکش ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۰/

## ایضاً حصہ دوم

جس میں تمام جھوٹے مدعیان نبوت کا مفصل حال دلچسپ پہلو میں مذکور ہے۔ جس کا مطالعہ ناظر کو ان کے تمام حالات آشکارا کر دیتا ہے۔ قیمت ۸/

(۵۸۹)

## محمدیہ پاکٹ بک مجلد

مؤلفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری

اس پاکٹ بک کی خوبی کے لئے اس کے مصنف کا نام ہی کافی ضمانت ہے۔ مختصر یہ کہ اسے پڑھ کر ایک معمولی اردو خوان بھی بڑے سے بڑے مرزائی کے ساتھ تمام مباحث میں کامیاب مناظرہ کر سکتا ہے۔ پہلا اڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔ دوسرا اڈیشن مع اضافہ کے شائع ہوا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت بجائے ۱۲/ کے ۱۰/

## مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل

از منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے عجیب و غریب مغالطات، الہامات اور متناقض و متخالف بیانات کا انکشاف کر کے ان کی تردید کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۲/

## عالم کباب مرزا

مرزا صاحب کے مشہور الہام "عالم کباب" پر جدید انداز میں تبصرہ کر کے مرزا صاحب کی تردید کی ہے۔ قیمت ۱/

## کفریات مرزا

از جناب اسرار احمد صاحب آزاد۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کی تحریرات سے ان کے متعلق عجیب و غریب مواد جمع کیا گیا ہے۔ ان کی اپنی تحریرات سے ہی ان کے دعاوی وغیرہ کی تردید ثابت ہوتی ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت رعائتی ۸؍

## نشان حج اور مرزا

مؤلفہ حکیم عبدالرحمن صاحب ساکن تیجہ کلاں۔ مرزا صاحب کے حج نہ کرنے کے متعلق مرزائی لوگ جو رکیک تاویلات سے کام لیا کرتے ہیں اس کا مفصل جواب دیکر ثابت کیا گیا ہے کہ مسیح موعود کے لئے حج کرنا ضروری ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳؍

## ائمہ تلبیس

مصنفہ مولوی ابو القاسم صاحب رفیق دلاوری۔ ائمہ تلبیس کی دو حیثیتیں ہیں۔ اول علمی اور تاریخی۔ دوم تبلیغی اور کلامی۔ پہلی حیثیت کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی نوعیت میں سب سے پہلی اور مفصل کوشش ہے۔ جس میں تاریخی لحاظ سے مدعیان کاذب کے حالات اس شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں کہ زبان اُردو کو اس پر بجا فخر ہونا چاہئے۔ عصر حاضر میں جبکہ مسیحیت، الوہیت، اور مہدویت کے دعوے کرکے عوام کو لوٹنا رواج ہو گیا ہے۔ ائمہ تلبیس پڑھنے والوں کے لئے بہت دیدہ کشا بندہ اور بصیرت افروز ثابت ہوگی۔ گویا کہ اس میں جملہ مدعیان کاذب کے مفصل حالات دلچسپ پیرایہ میں

## رحمۃ اللعالمین

مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم جس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ مستند مانی گئی ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور۔ جامعہ ملیہ دہلی اور مدرسہ دیوبند اور اکثر دیگر اسلامی درسگاہوں کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ نہایت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول عہ۔ جلد دوم عہ۔ جلد سوم ۳؍۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

## ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اُردو۔ انگریزی، ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما اعلیٰ۔ رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ خط و کتابت کرنے کا پتہ:۔

منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

## انتہائی رعائت

"ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب" عہ کی بجائے ۵؍ میں

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب ست دھرمی جس میں خود وید منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے حیا سوز منتروں کی موجودگی میں وید ہرگز الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔ غرضکہ ویدوں کی وید منتروں سے مدلل طور پر تردید کی ہے۔ آریہ سماج آج تک اس کا جواب نہیں دے سکی۔ بڑی مفید کتاب ہے۔

قیمت عہ کی بجائے ۵؍ پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

## حقیقت مرزائیت

مثل مشہور ہے کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ چنانچہ یہ کتاب مولوی عبدالکریم صاحب آف مباہلہ (سابق قادیانی مبلغ) کی تصنیف ہے جس میں آپ نے تحریک مرزائیت کا اصل مقصد اور مرزائیت کے اندرونی حالات ظاہر کئے ہیں۔ تحریر دلکش ہے۔ قیمت بجائے آٹھ آنے کے صرف ۴؍

## مباہلہ پاکٹ بک

از مصنف موصوف۔ مرزائیت کی تردید علمی دلائل اور مناظرانہ رنگ میں کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ پاکٹ سائز۔ قیمت بجائے [illegible] کے ۴؍

## رئیس قادیان

از مصنف ممدوح۔ مرزائیت کی تردید میں ایک تازہ تصنیف۔ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے حالات جدید طرز پر بیان کئے ہیں۔ ملک کے ممتاز جرائد اور اکابرین ملت نے اس کو بہت پسند کیا ہے۔ قیمت ۱۲؍۔ ایسے حالات آپ کو کسی اور کتاب میں نہ ملیں گے۔ جب تک کتاب شروع کرکے پوری پڑھ نہ لیں چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ساتھ میں مرزا صاحب کے الہامات و دعاوی کی بھی بدلائل تردید کی ہے۔ کتابت طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت کاغذ ڈمی دعہ [illegible]

## [illegible] ڈاکٹر

تمام امراض کا بیان تشخیص علاج خواص [illegible] کی گئی ہے۔ ہر وقت اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ مجلد۔ قیمت صرف عہ محصول ڈاک عہ

جملہ کتب منگوانے کا پتہ

## منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر